امثال اصطلاحات المحدثین

تالیف

شیخ الحدیث مولانا سلطان محمود محدث رحمہ اللہ

www.KitaboSunnat.com

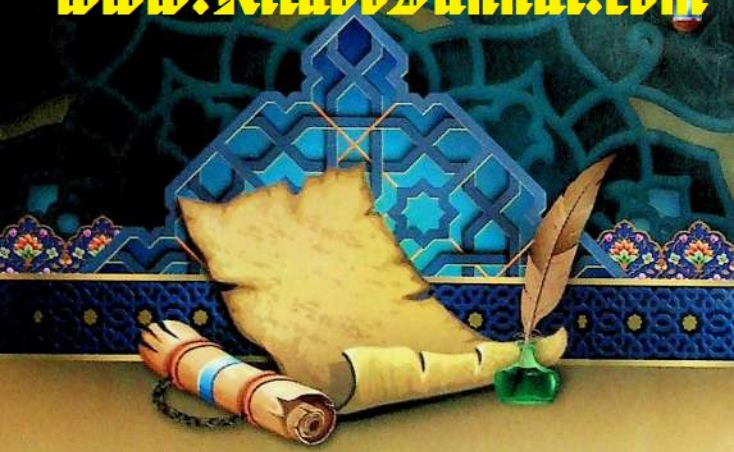

تعلیق و اضافہ

فضیلۃ الشیخ عبدالرحمن عزیز حفظہ اللہ

دار المصنفین
DAR-UL-MUSANNIFEEN

بسم اللہ الرحمن الرحیم
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ
مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام
محدث لائبریری
کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

امثال
اصطلاحات المحدثین

تالیف

شیخ الحدیث مولانا سلطان محمود محدث

تسہیل و تہذیب و اضافہ

فضیلۃ الشیخ عبدالرحمن عزیز حفظہ اللہ

دار المصنفین
پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق اشاعت بحق ادارہ ہذا محفوظ ہیں

جدت اور تحقیق کا امین

2023ء

امثال
اصطلاحات المحدثین

تالیف ـــــــــ شیخ الحدیث مولانا سلطان محمود محدث

اشاعت ـــــــــ اپریل 2023ء

اسناکست

دار المصنفین
پبلشنگ اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

G/F-3 بادیہ جلیسہ سینٹر فرنٹی سٹریٹ اردو بازار لاہور
0300-4262092
0308-4131740

Facebook/Dar-ul-Musannifeen
darulmusannifeen@gmail.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

- عرضِ ناشر 5
- ابتدائیہ 7
- الحدیث والخبر والأثر والسنّہ محدثین کی اصطلاح میں 8
- السند والاسناد والمتن 10
- احادیث کی اقسام قلت وکثرتِ طرق کے اعتبار سے 11
- حدیث کی اقسام منسوب الیہ کے اعتبار سے 15
- حدیث کی تقسیم مقبول اور غیر مقبول یا مردود کے اعتبار سے 19
- "الصحیح لذاتہ" کی ضمنی ابحاث اور اس کی متفرق اصطلاحات 21
- غیر مقبول یا مردود کی اقسام 28
- ایسی دو حدیثوں کے متعلق محدثین کا طرزِ عمل جو سرسری نظر میں متعارض معلوم ہوں 28
- ضعیف کی اقسام ظاہری انقطاع کی رُو سے 32
- ضعیف کی اقسام مخفی انقطاع کی رو سے 33
- ضعیف کی اقسام نقصان عدالت کی رو سے 36
- ضعیف کی اقسام عدم ضبط، اوہام یا مخالفتِ رواۃ کی رُو سے 37
- اسباب الطعن 43
- الجرح و التعدیل 49

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- التابع و الشاهد و الاعتبار 52
- العالی و النازل 54
- علوّ کی ضمنی اصطلاحات 56
- اقسام تحمل الحدیث 57
- صِیَغُ الْاَدَاءِ 58
- اصطلاحات متفرقہ 59
- آداب الشیخ والسامع 64
- سن التحمّل والأداء 65
- کتب احادیث کی اقسام 66
- ضروری ہدایات 68

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض ناشر

حدیث رسول دین وشریعت کے احکام ومسائل کا دوسرا اہم ترین ماخذ ہے، بلکہ حدیث قرآن کریم کی تشریح وتفسیر اور توضیح وتعبیر کا نام ہے۔ دنیا میں جب فتنوں کا ظہور ہوا تو ایک فتنہ جس نے امت اسلامیہ میں بہت سے باطل افکار ونظریات کو رواج دیا وہ وضع حدیث کا فتنہ تھا۔ چنانچہ اس فتنہ کی بیخ کنی کے لیے اللہ تعالیٰ نے ائمہ ومحدثین کو توفیق بخشی جنھوں نے حدیث کے رد وقبول کے پیمانے مقرر کر دیے تاکہ صرف اسی چیز کو قبول کیا جائے جو نبی کریم ﷺ سے ثابت ہو۔ احادیث رسول ﷺ کو محفوظ کرنے کے لیے جہاں علم جرح و تعدیل، علم تاریخ رواۃ اور معرفۃ علل الحدیث جیسے علوم وجود میں آئے وہیں اس سلسلہ میں کسی بھی غلطی سے محفوظ رہنے کے لیے علم مصطلح الحدیث (اصطلاحات المحدثین) وجود میں لایا گیا۔ احادیث کا مطالعہ اور ان سے استنباط و استخراج اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اصطلاحات حدیث کا پورا ادراک نہ ہو جائے، لہٰذا علم حدیث کے تحقیقی مطالعہ کے لیے اصطلاحات محدثین کا جاننا اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ عربیت سے واقفیت کے لیے صرف اور نحو کے علوم ضروری ہیں۔ اس موضوع پر اب تک بہت سی کتب اور رسائل لکھے جا چکے ہیں۔ لیکن اس موضوع پر کتب اس انداز سے لکھی جاتی ہیں کہ صرف اہل علم حضرات ہی اس سے استفادہ کر پاتے ہیں مبتدی طالب علم ان سے ایک حد تک ہی مستفید ہو پاتے ہیں۔ شیخ الحدیث مولانا سلطان محمود محدث جلالپوری نے اس مشکل کا زیر نظر مختصر سے کتابچہ کی صورت میں بہت آسان حل نکالا ہے۔ جس میں نہایت سادہ اسلوب میں بنیادی اصلاحات حدیث ذکر کر دی گئی ہیں۔

یہ مختصر رسالہ الحمدللہ تمام مدارس کے نصاب میں شامل ہے، اسی چیز مدنظر رکھتے ہوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دارالمصنفین نے اسے مزید مفید بنانے کے لیے اس پر مثالوں کا اضافہ کیا۔ چنانچہ معروف مصنف و استاذ الحدیث فضیلۃ الشیخ عبدالرحمان عزیز حفظہ اللہ نے اس رسالہ میں مذکور اصطلاحات کی عام فہم انداز میں امثال ذکر کیں اور محترم جناب مولانا امان اللہ عاصم صاحب نے بڑی ہی عرق ریزی سے اس کی نظر ثانی اور تصحیح و تنقیح پر کام کیا جس کی بدولت اس کی افادیت دوچند ہو گئی۔ ہم امید واثق رکھتے ہیں کہ اب اس کتاب سے مدارس کی ابتدائی کلاسوں کے طلبہ اور عوام الناس از خود استفادہ کر سکتے ہیں۔

یہ کام یقیناً اللہ کی توفیق سے ممکن ہوا ہے، تاہم بتقاضائے بشریت کہیں سہو ہوا ہو یا کوئی کمی رہ گئی ہو تو قارئین ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کی جا سکے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

والسلام

اخوکم فی اللہ

علی مرتضیٰ طاہر

ڈائریکٹر دارالمصنفین، لاہور

27 رمضان المبارک 1444ھ

18 اپریل 2023 بروز منگل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابتدائیہ

از:- مؤلف بڑائے

أحمده وأصلّی وأسلّم علی رسوله سیّد الأوّلین والأخرین وعلٰی أهل بیته وأصحابه أجمعین.

أمّا بعد ..... علم حدیث کے تحقیقی مطالعہ کے لیے مصطلاحات محدثین کا جاننا اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ عربیت کے لیے صَرف اور نحو، لیکن اس فن میں کوئی ایسا رسالہ نظر سے نہیں گزرا جو اس قدر آسان اور جامع ہو کہ مبتدی طالب علموں کو آسانی سے سمجھ آ سکے، اور کفایت بھی کر سکے۔

اگرچہ بوقت درسِ حدیث اس کمی کی شدت سے احساس ہوتا تھا لیکن اس مشکل کے حل کی طرف کسی وقت بھی ذہن متوجہ نہ ہوا۔

آخر اثری ادارۂ نشر وتالیف کے توجہ دلانے اور پھر مبرم تقاضوں نے ''اصطلاحات المحدثین'' کی تحریر پر مجبور کر دیا اور یہ مختصر سا رسالہ لکھنا پڑا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس رسالہ کو طالبین حدیث کے لیے مفید بنائے اور میرے لیے اور ان لوگوں کے لیے جو اس کی تحریر کا باعث بنے زادِ آخرت بنائے۔ آمین

سلطان محمود کان اللّٰہ له

۷/ ۵/ ۶۹ء

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحديث والخبر والأثر والسنّه

محدثین کی اصطلاح میں

الحدیث: جو چیز رسول اکرم ﷺ سے منقول ہو۔ ❶

الخبر: جمہور محدثین کے نزدیک حدیث کا ہم معنی ہے۔ بعض کے نزدیک وہ حوادث تاریخی وغیرہ ہیں، جو غیر نبی ﷺ سے منقول ہوں۔ ❷

بعض کے نزدیک حدیث نبوی اور حوادث تاریخی وغیرہ دونوں پر بولا جاتا ہے۔

الأثر: وہ چیز جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین وتابعین عظام رحمہم اللہ سے منقول ہو۔ ❸

.....

❶ مثلاً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ "تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔" [صحيح البخاري: ١]

❷ جیسا کہ پہلی وحی کے واقعہ میں آتا ہے:

"فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ العُزَّى ابْنَ عَمِّ خَدِيجَةَ وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ يَكْتُبُ الكِتَابَ العِبْرَانِيَّ، فَيَكْتُبُ مِنَ الإِنْجِيلِ بِالعِبْرَانِيَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ." [صحيح البخاري: ٣]

"سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کو ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ کے پاس لے گئیں، جو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچا زاد تھے۔ انہوں نے جاہلیت میں نصرانیت اختیار کر لی تھی اور وہ عبرانی میں لکھنا جانتے تھے۔ چنانچہ جو اللہ چاہتا وہ انجیل کی تعلیمات عبرانی میں لکھا کرتے تھے۔"

❸ مثلاً حضرت عبداللہ بن عمر (صحابی) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ مسجد نبوی میں سو جایا کرتے تھے جب کہ وہ جوان اور غیر شادی شدہ تھے۔ [صحیح بخاری: ۴۴۰]

حضرت عطاء بن ابی رباح (تابعی) فرماتے ہیں: مریض مغرب وعشاء کی نماز جمع کر سکتا ہے۔

[صحیح بخاری: ۳۵۹]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"حدیث" کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔ ❶

السنة: کبھی "حدیث" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور کبھی طریقہ مسلوکہ فی الدین کے معنی میں۔ ❷

---

❶ مسنون دعاؤں کو 'ادعیہ ماثورہ' بھی اسی لیے کہا جاتا ہے کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے واسطہ سے منقول ہوتی ہیں۔

❷ لفظ "السنة" حدیث کے معنی میں استعمال ہونے کی دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

"إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ شَيْئَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُمَا: كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّتِي."

[المستدرك للحاكم: 319]

"بلاشبہ میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں جن کے بعد تم کبھی گمراہ نہیں ہو گے اور وہ کتاب اللہ اور میری سنت ہے۔"

طریقہ مسلوکہ فی الدین سے مراد: شرعی اصول ہیں، اس معنی میں لفظ سنت استعمال ہونے کی مثال یہ حدیث ہے کہ سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ واقعہ لعان بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

فَكَانَتْ سُنَّةً لِمَنْ كَانَ بَعْدَهُمَا فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ. [صحيح البخاري: 4745]

"ان دونوں کے بعد لعان کرنے والوں کے لیے یہی اصول بن گیا۔"

اس کے علاوہ سنت کا لفظ کئی دوسرے معانی میں بھی استعمال ہوتا ہے، مثلاً:

(ا) قانون اور اصول کے معنی میں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا سُنَّتَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ فِي عِبَادِهِ﴾

[المؤمن: ٨٥]

"جب وہ ہمارا عذاب دیکھ چکے اس وقت ان کے ایمان نے انھیں کچھ بھی فائدہ نہ دیا، یہی اللہ کا قانون ہے جو اس کے بندوں پر نافذ ہے۔"

(ب) فرض کے مقابلے میں غیر فرض عبادت پر سنت کا لفظ بولا جاتا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لَيْسَ الْوِتْرُ بِحَتْمٍ كَالصَّلَاةِ، وَلَكِنَّهُ سُنَّةٌ فَلَا تَدَعُوهُ.

[مسند أحمد (2/205): 842]

"نماز وتر فرضوں کی طرح حتمی نہیں ہے، بلکہ یہ سنت ہے پس اسے ترک نہ کرو۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

السَّنَد والإسناد والمتن

السَّنَد: حدیث تک پہنچنے کا طریق۔ ❶

الإسناد: سند بیان کرنا۔

❶ سند کا معنی ہے سہارا اور اعتماد۔ فن حدیث میں سند سے مراد راویوں اور استادوں کا وہ سلسلہ ہے؛ جس کے ذریعے ہم حدیث تک پہنچتے ہیں۔ اسی کو طریق کہتے ہیں۔ حدیث کے صحیح یا ضعیف ہونے کا دار و مدار انہی راویوں پر ہوتا ہے۔ یعنی اگر حدیث کو بیان کرنے والے راوی صحیح العقیدہ، مضبوط یادداشت والے اور سچے ہوں تو ان کی روایت کردہ حدیث کو صحیح کہا جائے گا، اگر راوی میں مذکورہ اوصاف نہ ہوں، تو اس کی روایت کو ضعیف کہتے ہیں۔ مثلاً، امام بخاری رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے:

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى المِنْبَرِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى---- [صحیح بخاری: ۱]

''(امام بخاری فرماتے ہیں) ہمیں امام حمیدی عبداللہ بن زبیر نے بیان کیا، کہا: ہمیں سفیان نے بیان کیا کہ یحییٰ بن سعید انصاری نے کہا: مجھے محمد بن ابراہیم تیمی نے خبر دی کہ اس نے علقمہ بن وقاص لیثی کو فرماتے سنا کہ میں نے عمر بن خطاب کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر بندے کو وہی ملتا ہے جس نے اُس کی نیت کی۔'' یہاں امام بخاری کے استاذ امام حمیدی سے لے کر 'سمعت رسول اللہ' تک راویوں کے سلسلے کو سند کہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کبھی سند کو بھی "إسناد" کہہ دیتے ہیں۔

المتن: کلام کا وہ حصہ جو اسناد کے ختم ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے۔ ❶

احادیث کی اقسام

قِلّت و کثرتِ طُرُق ❷ کے اعتبار سے

المتواتر: جس حدیث کے بیان کرنے والی ایسی بڑی جماعت ہو۔

شروط المتواتر: ❸ جس کا جھوٹ پر اتفاق کر لینا، یا اتفاقی طور پر جھوٹ پر مجتمع ہو جانا عادۃً محال ہو۔ ❹ اور یہی کثرت ابتدا سے انتہا تک جمیع طبقات میں موجود ہو، یعنی کسی جگہ کمی واقع نہ ہو، ❺ اور اس خبر کا تعلق مشاہدہ یا سماع سے ہو، ❻ ❼ اور یہ خبر مفید علم بھی ہو۔ ❽

---

❶ گذشتہ سطور میں "السند" کے حاشیہ میں بیان کی گئی حدیث پر غور کریں، اس میں سند کے بعد جو رسول اللہ ﷺ کی گفتگو ہے: إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ . . ، اسے متن کہا جاتا ہے۔

❷ طرق، طریق کی جمع ہے، جس کا لفظی معنی راستہ ہے مگر یہاں "سند" مراد ہے۔

❸ یعنی راوی یہ کہے کہ میں نے یہ دیکھا یا سنا ہے، یعنی اس کی بیان کردہ بات یقینی ہو اس میں کوئی تردد نہ ہو۔

❹ یعنی اس روایت میں کسی عمل کا حکم، ممانعت، طریقہ، فضیلت، نسخ، یا سابقہ امتوں کے احوال کا تذکرہ ہو۔

احادیث کی ایک بڑی تعداد ہے جو متواتر کی شروط پر پوری اترتی ہے، مثلاً موزوں پر مسح اور نماز میں رفع الیدین کرنے کی احادیث۔ اس کے علاوہ رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان:

((نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا وَحَفِظَهَا وَبَلَّغَهَا، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ.)) [سنن الترمذی:2658]

"اللہ تعالیٰ اس شخص کے چہرے کو خوش و خرم رکھے جس نے میری بات سنی تو اسے ذہن نشین کیا، اور اسے اچھی طرح یاد رکھا، اور دوسروں تک پہنچایا۔ کیونکہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جسے پہنچایا جاتا ہے وہ پہنچانے والے سے زیادہ اسے سمجھ لیتا ہے۔"

البتہ یاد رکھیں کہ شرعی حجت اور دلیل ہونے کے اعتبار سے متواتر اور احاد (یعنی: غریب، عزیز، مشہور و مستفیض) یکساں اہمیت رکھتی ہیں۔ جمہور اہل سنت کا یہی موقف ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اقسام اخبار آحاد ❶

المشهور: جس حدیث کی سندیں دو سے زائد ہوں، لیکن تواتر کی شرطیں اس میں جمع نہ ہو سکیں۔ ❷

المستفیض: فقہاء کی اصطلاح میں "مشہور" کو کہتے ہیں۔ بعض کے نزدیک وہ حدیث ہے جس کے راویوں کی تعداد ابتدا سے انتہا تک ہر طبقہ میں برابر ہو۔ ❸

العزیز: جس حدیث کے رواۃ تمام طبقات میں دو دو ہوں یا کسی ایک طبقہ میں

---

❶ جن احادیث میں متواتر کی شروط میں سے کوئی ایک یا زیادہ شرائط کم ہو جائیں، انھیں خبر آحاد کہتے ہیں۔

❷ اس کی مثال امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ کی بیان کردہ یہ حدیث ہے:

حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ. (صحيح البخاري: 10، صحيح مسلم: 40) "مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔"

❸ ایک استاذ کے شاگرد ایک طبقہ ہوتا ہے، جیسے صحابہ کرام کے شاگرد تابعین ہیں تو تابعین ایک طبقہ ہیں، ان کے شاگرد تبع تابعین ہیں، یہ دوسرا طبقہ ہے۔

حدیث مستفیض کی مثال امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ کی بیان کردہ یہ حدیث ہے:

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ النَّبِيِّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ. [صحيح البخاري: 1003، صحيح مسلم: 677]

"رسول اللہ ﷺ ایک ماہ تک قنوت کرتے رہے، جس میں رعل اور ذکوان قبائل پر بددعا کرتے تھے۔"

اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم نے دو الگ الگ سندوں سے بیان کیا ہے، گویا اس کے ہر طبقے میں دو دو راوی ہو گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دورہ جائیں، خواہ باقی طبقات میں دو سے زائد بھی ہوں، یعنی کسی طبقہ میں دو سے کم نہ ہوں۔ ❶

الغریب: جس حدیث کی سند کے کسی طبقہ میں صرف ایک راوی ہو۔ ❷

---

❶ اس کی مثال یہ حدیث ہے:

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ . [صحيح البخاري :15]

اس کی دوسری سند یہ ہے:

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: . . . . . [صحيح البخاري :14]

''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں بن سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کی اولاد، اس کے والد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔''

یہ حدیث دو صحابہ کرام حضرت ابوہریرہ اور حضرت انس سے مروی ہے، دوسرے طبقے میں حضرت ابوہریرہ کے بھی دو شاگرد اعرج [صحیح بخاری :14] اور عبدالرحمٰن ہرمز [سنن النسائی :5015] ہیں، اور حضرت انس کے بھی دو شاگرد عبدالعزیز بن صہیب [صحیح بخاری :15] اور قتادہ [صحیح مسلم :44] ہیں۔ یعنی ابتدا میں دو صحابی ہیں، پھر دوسرے طبقے میں دونوں سندیں اپنی اپنی جگہ پر عزیز ہیں۔

❷ اس کی مثال صحیح بخاری کی پہلی حدیث ہے: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الأَنْصَارِيُّ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى. . . . . [صحيح بخاري :1]

کیونکہ اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے روایت کرنے والا ایک ہی صحابی ہے، اور صحابی سے روایت کرنے میں بھی ایک ہی تابعی ہے، اور تابعی سے روایت کرنے والا تبع تابعی بھی ایک ہی ہے، اور تبع تابعی سے روایت کرنے والا راوی، حتی کہ امام بخاری رحمہ اللہ تک جتنے بھی نام اس سند میں ہیں، صرف انہی ⇦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کی دو قسمیں ہیں:

(۱) غریب مطلق: جس کی اصل سند میں تفرد ہو، اسے فرد مطلق بھی کہتے ہیں۔ ❶

(۲) غریب نسبی: جس کی اصل سند میں تو تفرد نہ ہو لیکن کسی ایک راوی کی نسبت تفرد ہو۔ ❷

⇦ راویوں نے اس حدیث کو روایت کیا ہے اس لیے یہ حدیث غریب ہے۔

بعض لوگ غریب کے نام سے سمجھتے ہیں کہ غریب حدیث ضعیف ہوتی ہے، حالانکہ مذکورہ بالا تمام قسموں کا تعلق راویوں کی تعداد سے ہوتا ہے، ان کا حدیث کے ضعیف یا صحیح ہونے سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ غریب حدیث صحیح بھی ہو سکتی ہے اور ضعیف بھی۔ جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث ہے۔

❶ اصل سند سے مراد سند کا بنیادی راوی یعنی: صحابی ہے۔ یعنی کسی حدیث کو صرف ایک صحابی روایت کرے۔ جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث: "إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ" کو بیان کرنے والے صرف ایک ہی صحابی (سیدنا عمر رضی اللہ عنہ) ہیں۔

❷ یعنی کسی محدث کے کئی شاگرد ہوں، لیکن یہ حدیث صرف ایک شاگرد نے روایت کی ہو، جیسے:

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ، وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ.

[صحيح البخاري: 1846، صحيح مسلم: 1357]

"بے شک رسول اللہ ﷺ جب فتح مکہ کے موقع پر مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود (جنگی ٹوپی) تھا۔"

امام ابن شہاب رحمہ اللہ کے اگرچہ بے شمار شاگرد تھے لیکن یہ حدیث ان سے صرف ایک شاگرد (امام مالک) نے روایت کی ہے۔ یعنی اس حدیث کو روایت کرنے میں ایک مقام کا راوی (یعنی: تبع تابعی) مفرد ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث کی اقسام منسوب الیہ کے اعتبار سے ❶

المرفوع: جو حدیث رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب ہو۔

اس کی تین اقسام ہیں:

(۱) **قولی:**..... جو رسول اللہ ﷺ کا قول ہو۔ ❷

(۲) **فعلی:**..... جو رسول اللہ ﷺ کا فعل ہو۔ ❸

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے موزوں پر مسح کیا۔''

(۳) **تقریری:**..... وہ قول جو آپ ﷺ کے سامنے کہا گیا ہو یا وہ فعل جو آپ ﷺ کی موجودگی میں کیا گیا ہو اور آنحضرت ﷺ سے اس پر انکار منقول نہ ہو۔ ❹

پھر ان تینوں میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں: (۱) صریح (۲) حکمی

---

❶ یعنی حدیث کی نسبت، جس شخصیت کی طرف ہو۔ مراد یہ ہے کہ حدیث میں جس شخصیت کا قول یا عمل بیان ہوا ہو اس شخصیت کے اعتبار سے حدیث کی مختلف اقسام ہیں۔ اگر رسول اللہ ﷺ کا قول یا عمل بیان ہوا ہو تو اسے مرفوع حدیث کہیں گے۔ صحابی کا قول یا عمل بیان ہوا ہو تو اسے موقوف حدیث کہیں گے۔ تابعی یا تبع تابعی کا قول یا عمل بیان ہوا ہو تو اسے مقطوع حدیث کہیں گے۔

❷ جیسا کہ حدیث میں مذکور ہے:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.)) [صحيح البخاري:35]

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایمان اور نیت ثواب کے ساتھ لیلۃ القدر کا قیام کرتا ہے، اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

❸ مثلاً: عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ. [صحيح البخاري:۲۰۲] ''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے موزوں پر مسح کیا۔''

❹ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں نماز فجر کے بعد ایک صحابی نے دو رکعات پڑھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: فجر کی تو دو ہی رکعات ہیں۔ تو اس صحابی نے بتایا کہ میں فرض نماز سے پہلے کی دو رکعات نہیں پڑھ سکا تھا، وہ اب پڑھی ہیں۔ صحابی کا جواب سن کر آپ ﷺ خاموش رہے۔ [سنن ابی داؤد: ۱۲۶۷]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

قولی صریح: جس کے بیان کرنے میں یوں کہا جائے کہ رسول اللہ ﷺ نے یوں فرمایا: ❶

قولی حکمی: کسی صحابی کا ایسا قول جو استنباط اور قیاس کی بنا پر نہ کہا جا سکے اور اہل کتاب سے ماخوذ ہونے کا محتمل بھی نہ ہو۔ جیسا کہ تقدیرات شرعیہ۔ ❷

فعلی صریح: جس میں آنحضرت ﷺ کا فعل نقل کیا گیا ہو۔ ❸

فعلی حکمی: کسی صحابی کا ایسا عمل جو قیاس اور اجتہاد کی بنا پر نہ کیا جا سکتا ہو۔ ❹

---

❶ جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ مَنْ أَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ)) [صحيح البخاري: ١٣٥] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کی نماز قبول نہیں ہوتی جو بے وضو ہو، یہاں تک کہ وہ وضو کرے۔''

❷ تقدیرات شرعیہ سے مراد کسی شرعی مقدار کا بیان، مثلاً رکعاتِ نماز کی تعداد، بعض اذکار کی تعداد وغیرہ۔ قول حکمی کی مثال یہ روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((مَنْ أَتٰى عَرَّافًا أَوْ كَاهِنًا، فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُوْلُ، فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.)) [مسند ابن الجعد: 425]

''جو شخص غیب دانی کے دعویدار (عراف یا کاہن) کے پاس گیا اور اس نے جو بات بتائی اسے سچا مان لیا، اس نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والی شریعت کا انکار کر دیا۔''

اس سند کے اعتبار سے یہ حکمی مرفوع ہے، ورنہ دوسری اسناد سے یہ الفاظ مرفوع حقیقی بھی ہے۔

❸ جیسے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے:

((أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ)) [صحيح بخاري: ٢١١]

''رسول اللہ ﷺ نے دودھ نوش کیا پھر کلی کی۔''

❹ جیسے رسول اللہ ﷺ نے سورج گرہن کی نماز میں ہر رکعت میں دو رکوع کیے تھے۔ لیکن سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں مذکور ہے کہ انھوں نے گرہن کی نماز میں پانچ رکوع کیے، یعنی ایک رکعت میں دو سے زیادہ رکوع کیے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے:

((أَنَّ عَلِيًّا رضي الله عنه صَلّٰى فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ))

[السنن الكبرى، للبيهقي: ٦٣٢٦ - معرفة السنن والآثار، للبيهقي: ٧١٢٧] [الحاسم]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تقریری صریح: جس میں بیان کیا گیا ہو کہ یہ بات نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں کہی گئی یا یہ کام ان کی موجودگی میں کیا گیا اور آپ ﷺ سے اس پر انکار بھی منقول نہ ہو۔ ❶

تقریری حکمی: کسی صحابی کا قول کہ ہم آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ایسا کہا کرتے یا ایسا کیا کرتے تھے اور آنحضرت ﷺ سے اس کا خلاف بھی منقول نہ ہو۔ ❷

الموقوف: جو اثر کسی صحابی کی طرف منسوب ہو۔

صحابی وہ شخص ہے جس نے بحالت اسلام رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی ہو اور اسلام پر وفات پائی ہو۔ تمام صحابہ ائمہ سنت کے نزدیک صاحب عدالت ہیں۔ [☆]

⇦ ''سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ظہر کے دوران پانچ رکوع اور چار سجود کے ساتھ نماز پڑھی۔''

صحابی کا عمل رسول اللہ ﷺ سے ہی ماخوذ ہوتا ہے اس لیے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا عمل مرفوع حدیث کے حکم میں آئے گا۔ اسے ''مرفوع فعلی حکمی'' کہا جاتا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے اسی فعل کو مرفوع حکمی کی مثال کے طور پر بیان کیا ہے۔ [نزهة النظر شرح نخبة الفكر: ص، ١٣٤، تحقيق: عبدالله الرحيلي]

❶ اس کی مثال نماز مغرب سے پہلے پڑھی جانے والی دو رکعات ہیں۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيهِمَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا)) [مسلم: ٨٣٦۔ ابی داؤد: ١٢٨٢]

''رسول اللہ ﷺ ہمیں یہ دو رکعات پڑھتے دیکھتے تھے، لیکن ہمیں نہ ان کا حکم دیتے تھے اور نہ ہی منع کرتے تھے۔'' [العاصم]

❷ اس کی مثال سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، انھوں نے فرمایا:

((كُنْتُ أَعْلَمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ أَنَّ الْأَرْضَ تُكْرَى.))

[صحيح البخاري: 2345، صحيح مسلم: 1547]

''میں خوب جانتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں زمین کرائے پر دی جاتی تھی۔''

[☆] سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ((نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ لَمْ يَمْنَعْهُنَّ الْحَيَاءُ أَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّينِ.)) [صحيح البخاري، قبل الحديث: 130] ''بہترین عورتوں میں انصار کی عورتیں ہیں، وہ دین سیکھنے میں حیا محسوس نہیں کرتی تھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المقطوع: جو اثر تابعی یا تبع تابعی کی طرف منسوب ہو۔ ❶

تابعی وہ شخص ہے جس نے بحالت اسلام کسی صحابی سے ملاقات کی ہو اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تبع بالاحسان ہو، اور اسلام پر ہی وفات پائے۔

اور اسی طرح تبع تابعی وہ شخص ہے جس نے بحالت اسلام کسی تابعی سے ملاقات کی ہو اور انہی کے طریقہ مسلوکہ کا تبع ہو اور اسلام پر ہی وفات پائی ہو۔

المُسنَد: جس مرفوع حدیث کی سند ظاہراً متصل ہو۔ ❷

بعض محدثین مطلق مرفوع کو بھی مسند کہتے ہیں۔

بعض محدثین صرف متصل کو کہتے ہیں خواہ مرفوع ہو یا مقطوع اور موقوف۔

---

❶ تابعی کی طرف منسوب اثر کی مثال یہ ہے کہ مشہور تابعی امام مجاہد کا یہ قول ہے:

"لَا يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ مُسْتَحْيٍ وَلَا مُسْتَكْبِرٌ." [صحيح البخاري، قبل الحديث:130]

"شرمانے والا اور تکبر کرنے والا شخص علم حاصل نہیں کر سکتا۔"

اور تبع تابعی کی طرف منسوب اثر کی مثال یہ ہے کہ امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب آدمی کو وضو ٹوٹنے کا شک پڑ جائے تو اس پر وضو لازم نہیں، جب تک اسے وضو ٹوٹنے کا اتنا یقین نہ آجائے جس پر قسم اٹھا سکے۔ [سنن الترمذي - بعد الحديث :٧٥]

❷ یعنی جس حدیث کی سند ایسی ہو کہ اس کا ہر راوی اپنے سے اوپر والے راوی کا شاگرد ہو۔ اور کسی راوی کے استاذ کا نام پوشیدہ نہ رکھا گیا ہو۔ جیسے کہ امام بخاری رحمہ اللہ کی بیان کردہ یہ حدیث ہے:

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ ﷺ عَلَى المِنْبَرِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى---- [صحيح البخاري :١]

صحیح بخاری کی اس حدیث میں ہر راوی اپنے استاذ سے روایت کر رہا ہے۔ کسی مقام پر کوئی راوی حذف نہیں ہے۔ اور مؤلف (یعنی: امام بخاری) سے نبی کریم ﷺ تک سند میں کوئی حذف یا انقطاع نہیں ہے۔ لہٰذا یہ سند متصل ہے۔ ایسی سند سے منقول حدیث کو "المُسنَد" کہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث کی تقسیم

[مقبول اور غیر مقبول یا مردود کے اعتبار سے]

المقبول: جس حدیث پر ائمہ سنت کے نزدیک عمل واجب ہو۔ ❶

غیر المقبول یا المردود: جس حدیث کے بیان کرنے والے کا صدق راجح نہ ہو۔ ❷

---

❶ یہاں واجب سے مراد یہ ہے کہ اس حدیث کو سند کے اعتبار سے یقیناً اور لازماً قبول کیا جائے گا۔ یہاں واجب سے مراد یہ نہیں کہ اس حدیث میں جو کام (عمل) بیان ہوا ہو اس کو اپنانا واجب (فرض) ہے۔ دراصل اس حدیث کو سند کے لحاظ سے قابل قبول اور قابل عمل قرار دیا جائے گا۔

❷ مراد ہے کہ اس حدیث کی سند کے کسی راوی کا سچا ہونا مشکوک یا جھوٹا ہونا یقینی ہو۔ یعنی اس راوی پر ناقدین علماء و محدثین نے "متہم بالکذب، کاذب، کذاب... وغیرہ" کے الفاظ سے جرح کی ہو۔ اس کی مثال یہ حدیث ہے:

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ. [سنن ابن ماجه: 850]

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا امام ہو، تو امام کی قراءت ہی اس کی قراءت ہے۔"

محمد فواد عبد الباقی اس حدیث کی تحقیق میں لکھتے ہیں:

فی اسناده جابر الجعفی کذاب۔

"اس کی سند میں جابر جعفی کذاب ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقبول کی اقسام

[حدیث] مقبول کی چار قسمیں ہیں:

(۱)..... الصحیح لذاتہ (۲)..... الحسن لذاتہ

(۳)..... الصحیح لغیرہ (٤)..... الحسن لغیرہ

الصحیح لذاتہ: جس حدیث کے تمام رُواۃ صاحبِ عدالت اور تامّ الضبط ہوں، سند متصل ہو، معلول اور شاذ بھی نہ ہو۔ ❶

---

❶ یعنی ایسی حدیث جسے بیان کرنے والے راویوں میں سے کسی پر اخلاقی یا مذہبی بدعملی و بے راہ روی کا الزام و جرح نہ ہو۔ تمام راویوں کا حافظہ مضبوط ہو۔ اور سند میں کوئی راوی ساقط، حذف یا مبہم نہ ہو۔ اور اس حدیث کا متن اس کے راویوں سے اعلیٰ درجہ راویوں کے؛ کسی دوسری حدیث میں بیان کردہ متن کے مخالف بھی نہ ہو۔ تو ایسی حدیث صحیح ہوتی ہے۔ اصول حدیث میں ایسی حدیث کو صحیح لذاتہ کہا جاتا ہے۔ [العاصم]

صحیح حدیث کی بے شمار مثالیں ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے:

((حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ إِسمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بنُ حَازِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بنِ جُنْدَبٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ))

[صحيح البخاري :845]

''نبی اکرم ﷺ جب نماز پڑھ لیتے تو ہماری طرف رخ انور کر کے بیٹھ جاتے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"الصحیح لذاتہ" کی ضمنی ابحاث اور اس کی متفرق اصطلاحات

العدالۃ: وہ ملکہ جو انسان کو تقویٰ (محارم سے اجتناب) اور مروت (رذائل سے اجتناب) کی ملازمت (پابندی) کا شوق دلائے۔

الضبط: دو قسم پر ہے۔

ضبط الکتاب: کتاب سے احادیث بیان کرے تو کتاب لکھنے اور شیخ کے اصل سے مقابلہ اور تصحیح کر لینے کے بعد اپنے پاس محفوظ رکھے اور ہر قسم کے تغیر سے بچائے۔

ضبط الصدر: جو کچھ سنے اسے سینہ میں محفوظ رکھے اور ہر وقت اس کے استحضار پر قادر ہو۔ ❶

مراتب الصحیح: کتب احادیث کے لحاظ سے صحیح (حدیث) کے سات مرتبے ہیں۔

۱.....: **متفق علیہ:** وہ حدیث جسے امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ دونوں نے اپنی اپنی صحیح میں درج کیا ہو۔ دوسرے محدثین اس حدیث کی روایت میں ان کے شریک ہوں یا نہ۔ ❷

---

❶ حدیث کے حافظ بھی اسی طرح ہوتے ہیں جس طرح قرآن مجید کے پختہ حافظ ہوتے ہیں۔ پورا قرآن ان کے سینے میں محفوظ ہوتا ہے جب اور جہاں چاہتے ہیں پڑھ سکتے ہیں۔ اگر کوئی حافظ حدیث اس طرح ہو جس طرح کچی منزل والے حافظ قرآن ہوتے ہیں تو ان کے ضبط الصدر (حافظہ/یادداشت) کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔ الحمدللہ آج پھر اللہ تعالیٰ نے کتب حدیث کو حفظ کرنے کا شوق عطا کیا ہے۔

❷ بہت ساری روایات ہیں جنھیں امام بخاری اور امام مسلم دونوں نے اپنی اپنی صحیح میں بیان کیا ہے۔ اس میں شرط یہ ہے کہ امام بخاری اور امام مسلم نے ایک ہی سند (کم از کم صحابی ایک ہو) سے روایت کیا ہو۔ علامہ محمد فؤاد عبدالباقی رحمہ اللہ نے ایسی تمام احادیث کو جمع کر کے ایک کتاب ترتیب دی ہے جس کا نام 'اللؤلؤ والمرجان فیما اتفقا الشیخان' ہے۔ اس میں 1906 احادیث ہیں، ان میں سے ⇦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲.....أفراد بخاری: وہ احادیث جنہیں امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہو۔ اور امام مسلم رحمہ اللہ ان کی روایت میں امام بخاری رحمہ اللہ کے شریک نہ ہوں۔

۳.....أفراد مسلم: وہ احادیث جنہیں امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہو اور امام بخاری رحمہ اللہ ان کی روایت میں ان کے شریک نہ ہوں۔

۴.....وہ احادیث جو امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ کی متفقہ شروطِ صحت سے متصف ہوں۔ ❶

⇦ ایک یہ ہے:

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ.)) [صحيح البخاري: 6133، صحيح مسلم: 2998]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومن ایک سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جاتا۔''

❶ امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے اپنی صحیحین میں روایت درج کرنے کے لیے شروط طے نہیں کیں تو محدثین نے صحیحین میں ان کی بیان کردہ اسانید ہی کو ان کی شروط قرار دیا ہے۔ لہٰذا کسی روایت کے شیخین کی شروط پر صحیح ہونے سے مراد دو باتیں ہیں:

①:.....جس سند سے امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی اپنی صحیح میں روایت کی ہے، اسی سند سے کوئی دوسرا محدث روایت کرے جو بخاری و مسلم میں نہ ہو۔

②:.....صحیحین کے راویوں کے اوصاف ان راویوں میں بھی پائے جائیں۔

البتہ اس روایت کی حیثیت صحیحین میں درج شدہ روایات والی نہیں ہوتی کیونکہ حدیث کا مقام صرف سند یا راویوں سے متعین نہیں ہوتا بلکہ سند کے ساتھ ساتھ علل (دیگر خرابیوں) کو بھی دیکھا جاتا ہے اور اس فن میں امام بخاری و مسلم کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔ بخاری و مسلم کی شروط سے متصف روایات کی معرفت کے لیے امام حاکم کی کتاب 'المستدرک' دیکھی جا سکتی ہے۔ اس میں امام حاکم رحمہ اللہ کی بیان کردہ ایک حدیث کو ہم یہاں بطور مثال ذکر کرتے ہیں:

((أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ الْأَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ أَبِي جَمِيلَةَ، وَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ أَبِي أُسَامَةَ، ⇦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵.....:وہ احادیث جن میں امام بخاری رحمہ اللہ کی شروط صحت پائی جائیں۔ ❶

⇦ حَدَّثَنَا رَوحُ بنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا عَوفٌ عَن خِلاسٍ، وَمُحَمَّدٍ، عَن أَبِي هُرَيرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ أَتَى عَرَّافًا أَوْ كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ فِيمَا يَقُولُ، فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ.)) [المستدرك على الصحيحين للحاكم (1/ 49):15، و قال: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا]

اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ نے امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ کی شروط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے۔ کیونکہ اسی سند کے ساتھ امام بخاری رحمہ اللہ نے ایک حدیث بیان کی ہے۔ وہ حدیث مع سند یہ ہے:

((حَدَّثَنِي إِسحَاقُ بنُ إِبرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَوحُ بنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَوفٌ عَنِ الحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ وَخِلاَسٍ عَن أَبِي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مُوسَى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سِتِّيرًا. . . .)) [البخاري: ٣٤٠٤]

❶ جس روایت کو صحیح بخاری کی سند سے کوئی دوسرا محدث روایت کرے، مثلاً امام حاکم نے المستدرک میں یہ حدیث امام بخاری کی شرط پر روایت کی ہے:

((أَخبَرَنَا أَحمَدُ بنُ سَلمَانَ الفَقِيهُ بِبَغدَادَ قَالَ: قُرِئَ عَلَى مُحَمَّدِ بنِ الهَيثَمِ القَاضِي، وَأَنَا أَسمَعُ ثنا عَبدُ اللَّهِ بنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيثُ عَن يَزِيدَ بنِ أَبِي حَبِيبٍ عَن أَبِي الخَيرِ، عَن عُقبَةَ بنِ عَامِرٍ الجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَحدَثنَا يُذنِبُ، قَالَ: يُكتَبُ عَلَيهِ قَالَ: ثُمَّ يَستَغفِرُ مِنهُ وَيَتُوبُ، قَالَ: يُغفَرُ لَهُ وَيُتَابُ عَلَيهِ وَلَا يَمَلُّ اللَّهُ حَتَّى تَمَلُّوا.)) [المستدرك للحاكم (1/ 126):195 و قال: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرطِ البُخَارِيِّ، وَلَم يُخَرِّجَاهُ]

اس حدیث کو "امام بخاری رحمہ اللہ کی شرط پر" اس لیے قرار دیا گیا ہے کہ اسی سند سے امام بخاری رحمہ اللہ نے احادیث روایت کی ہیں، ان میں سے ایک حدیث مع سند یہ ہے:

((حَدَّثَنَا قُتَيبَةُ بنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيثٌ عَن يَزِيدَ بنِ أَبِي حَبِيبٍ عَن أَبِي الخَيرِ عَن عُقبَةَ بنِ عَامِرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِيَّاكُم وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنصَارِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيتَ الحَمْوَ، قَالَ: الحَمْوُ المَوتُ)) [صحيح البخاري:٥٢٣٢] [العاصم]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶.....:وہ احادیث جن میں امام مسلم رحمہ اللہ کی شروط صحت پائی جائیں۔ ❶

۷.....:وہ احادیث جن میں دوسرے محدثین رحمہم اللہ کی شروط صحت پائی جائیں۔ ❷

نوٹ..... کسی امام کی شروط صحت سے مراد یہ ہے کہ اس کی حدیث کی سند کے رواۃ وہی ہوں جن سے امام نے اپنی کتاب میں بطور احتجاج روایات اخذ کی ہوں اور ساتھ ہی جس قدر دوسری شرطیں صحت حدیث کے لیے ملحوظ رکھی ہوں، وہ بھی اس حدیث میں پائی جائیں۔

---

❶ جس روایت کو صحیح مسلم کی سند سے کوئی دوسرا محدث روایت کرے، یا ایسی سند سے روایت ہو جس کے رواۃ میں صحیح مسلم کے رواۃ کے اوصاف موجود ہوں، مثلاً:

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ قَامَتْ عَلَى أَحَدِكُمُ الْقِيَامَةُ ، وَفِي يَدِهِ فَسِيلَةٌ فَلْيَغْرِسْهَا . [مسند أحمد:12902]

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر قیامت قائم ہو جائے اور کسی کے ہاتھ میں پودہ ہو تو اگر وہ قیامت قائم ہونے سے پہلے اسے گھاڑ دینے کی طاقت رکھے تو اسے چاہیے کہ اسے گاڑھ دے۔

شیخ شعیب الارنؤوط اس کی تعلیق میں لکھتے ہیں: اس کی اسناد صحیح مسلم کی شرط پر ہے، اس کے راوی بخاری ومسلم والے ہیں، سوائے حماد بن سلمہ کے وہ صرف مسلم کے رواۃ میں سے ہیں۔

❷ مثلاً امام ترمذی روایت کرتے ہیں:

((حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ ، وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ .))

[سنن الترمذی:2704 و قال الترمذی :وَهَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: چھوٹے کو چاہیے کہ وہ بڑے کو سلام کرے، گزرنے والا راستے میں بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے لوگ بڑے قافلے والوں کو سلام کریں۔''

امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یعنی یہ حدیث امام ترمذی کی شروط پر صحیح ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اصح الأسانید: جس سند کو کسی ایک محدث نے یا کئی محدثین نے تمام اسانید کی نسبت زیادہ صحیح کہا ہو۔ جیسا کہ "مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ" ❶

جمہور محدثین کے نزدیک کسی ایک سند کے متعلق علی الاطلاق ایسا حکم لگانا مناسب نہیں ہے۔ البتہ جن اسانید کے متعلق ایسا کہا گیا ہے، وہ مجموعی طور پر دوسری اسانید سے اصح سمجھی جائیں گی۔

---

❶ امام بخاری نے اس سند سے یہ حدیث روایت کی ہے:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ، وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الحَيَاءِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: دَعْهُ فَإِنَّ الحَيَاءَ مِنَ الإِيمَانِ.

[صحيح البخاري:24]

"مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ" امام اسحاق بن راھویہ اور امام احمد کے قول کے مطابق اصح الاسانید ہے۔[مقدمة ابن الصلاح: 15]

جبکہ اس کے علاوہ بھی کئی اسناد کو علماء کرام نے صحیح ترین قرار دیا ہے، مثلاً:

(۱) ابن مدینی اور عمرو بن علی الفلاس کے قول کے مطابق صحیح ترین سند یہ ہے:

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. [مقدمة ابن الصلاح: 15]

(۲) ابن معین کے قول کے مطابق صحیح ترین سند یہ ہے:

الأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ [مقدمة ابن الصلاح: 16]

(۳) امام ابوبکر ابن ابی شیبہ نے درج ذیل سند کو سب سے صحیح قرار دیا ہے:

الزُّهْرِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ. [مقدمة ابن الصلاح: ١٦]

(۴) امام شافعی اور امام بخاری رحمہما اللہ کے نزدیک اصح الاسانید یہ سند ہے:

مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ [مقدمة ابن الصلاح: 16]

خصوصاً جب امام مالک کے شاگرد امام شافعی ہوں۔ [تيسير المصطلح الحديث: ٤٠]

ان اسناد کو السلسلة الذهبية، یعنی سونے کی زنجیر کہا جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المُحْتَفّ بالقرائن: جس حدیث میں صحتِ سند کے ساتھ ساتھ مزید خارجی قرائن پائے جائیں، جو اس حدیث کی صحت پر مزید اطمینان کا باعث ہوں۔ جیسے مسلسل بالائمہ یا منقول باصح الأسانید، جب کہ اسے تعدد طرق حاصل ہو۔ ❶

الحسن لذاته: جس حدیث میں صحیح کی تمام شرائط موجود ہوں۔ صرف اس کے راوی کا ضبط خفیف ہو۔ ❷

الصحیح لغیرہ: وہ حسن لذاتہ حدیث جسے کثرت طرق حاصل ہو۔ ❸

---

❶ مسلسل بالائمہ یعنی سند کے تمام راوی ائمہ حفاظ ہوں، اس کی مثال یہ حدیث ہے:

((حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ.....)) [صحیح مسلم :320]

اس کے تمام راوی آئمہ حفاظ ہیں اور اصح الاسناد احادیث کی مثالیں گزر چکی ہیں۔

❷ مثلاً: امام ترمذی رحمہ اللہ نے ایک حدیث بیان کی ہے:

حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ: أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنَّا ثَلَاثَةً أَنْ يَتَقَدَّمَنَا أَحَدُنَا)). [سنن الترمذی:۲۳۳]

اور اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ "یعنی: بعض اہل علم نے اسماعیل بن مسلم کے حافظے کے بارے میں کلام (جرح) کیا ہے۔ [العاصم]

❸ مثلاً: امام ترمذی رحمہ اللہ نے ایک روایت نقل کی ہے:

حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ)) [سنن الترمذی:۲۲]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میری امت پر مشقت نہ ہوتی تو میں انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔"

⇦⇦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الحسن لغیرہ: جو حدیث صفات رد و قبول کے متعارض ہونے کے باعث واجب التوقف تھی، لیکن کسی خاص قسم کے خارجی قرینہ نے اس کی جانبِ قبول کو ترجیح دے دی۔ ❶

---

❶ اس روایت کے متعلق ابن صلاح کہتے ہیں: محمد بن عمرو صدق اور صیانت وحفاظت میں مشہور ہے لیکن یہ متقن راویوں میں سے نہیں ہے حتیٰ کہ بعض علماء نے اسے حافظے کی کمزوری کی وجہ سے ضعیف کہا ہے جب کہ بعض نے اس کی سچائی اور عظمت کی وجہ سے اسے ثقہ کہا ہے۔ اس سبب سے اس کی حدیث حسن ہے۔ جب اس سند سے دوسری سندیں مل گئیں جن سے یہ حدیث مروی ہے تو وہ کمی اور (اس حدیث کے ضعیف ہونے کا) خدشہ زائل ہوگیا جس کا اس کے حافظے کی کمزوری کی وجہ سے ڈر تھا اور اس طرح (یعنی زیادہ سندیں ہونے کی وجہ سے) اس سند کی کمی پوری ہوگئی، اور یہ سند صحیح کے درجے کو پہنچ گئی۔ [تیسیر مصطلح الحدیث: 52] ایسی حدیث کو صحیح لغیرہ کہتے ہیں۔

❶ مثلاً: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عِيسَى الْجُهَنِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْجُمَحِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ، لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ. [ترمذی: ۳۳۸۶]

اس حدیث کی سند میں حماد بن عیسیٰ ضعیف راوی ہے جس کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے، لیکن حافظ ابن حجر اس حدیث کے متعلق فرماتے ہیں:

"وَلَهُ شَوَاهِدُ مِنْهَا: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ: عَنْ أَبِي دَاوُدَ وَمَجْمُوعُهَا يَقْتَضِي أَنَّهُ حَدِيثٌ حَسَنٌ."

اس حدیث کے کئی شواہد موجود ہیں۔ ان میں سے ایک سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے جو امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔ اس حدیث کے شواہد کی مجموعی تعداد کا تقاضا یہ ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔ [بلوغ المرام: 1567]

البتہ بعض محققین ایسی حسن لغیرہ روایت جس کے تمام طرق ضعیف ہوں اسے مقبول حدیث کی قسم تسلیم نہیں کرتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[حدیث] غیر مقبول یا مردود کی اقسام

حدیث کے غیر مقبول یا مردود ہونے کا سبب یا احادیث کا آپس میں تعارض ہوگا یا نقل کی خرابی۔

التعارض: دو حدیثوں کا مفہوم کے اعتبار سے ایک دوسرے کے منافی ہونا اور ان کی منافات کے رفع کے لیے کوئی وجہ نہ مل سکنا۔ ❶

ایسی دو حدیثوں کے متعلق محدثین کا طرز عمل جو سرسری نظر میں متعارض معلوم ہوں

جمع بین الأحادیث: ان دونوں حدیثوں سے ایسا مفہوم مراد لینا جس سے وہ ایک دوسرے کے مخالف نہ رہیں۔ اس صورت میں دونوں حدیثوں کو مُختَلَف الحدیث کہتے ہیں۔ ❷

---

❶ محدثین نے احتیاط کے پیش نظر یہ اصول ضرور بنایا تھا، لیکن امر واقع یہ ہے کہ کوئی دو روایات ایسی نہیں ہیں جن کی اسناد محدثین کے اصولوں کے مطابق صحیح ہوں اور ان میں ایسا تعارض ہو جن میں تطبیق ممکن نہ ہو اور ایسی تمام احادیث کو جمع کر کے ان کے درمیان تطبیق دی ہے۔ اسی بنیاد پر بعض محدثین مثلاً امام ابن خزیمہ وغیرہ نے چیلنج کیا ہے کہ اگر کسی کو کوئی ایسی دو حدیثیں مل جائیں تو میرے پاس لے آئے، میں ان کی توجیہ بتاؤں گا اور ان میں تطبیق دوں گا۔ تطبیق کا مطلب یہ ہے کہ دونوں حدیثوں کا ایسا معنی کیا جائے کہ دونوں پر عمل ہو یا دونوں میں سے ایک کو ترجیح دے کر راجح پر عمل کیا جائے۔ اس مقصد کے لیے محدثین کا طریقہ کار مصنف نے تفصیل سے بیان کیا ہے۔ بعض محدثین نے خاص اس فن پر کتب بھی تحریر کی ہیں۔

❷ جیسے کانوں اور کندھے تک ہاتھ اٹھانے کی احادیث۔

أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ افْتَتَحَ التَّكْبِيرَ فِي الصَّلَاةِ، ⇐

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

النسخ: نص نبوی یا تصریح صحابی یا تاریخ کے ذریعے معلوم کرنا کہ ان میں سے کون سی حدیث پہلے کی ہے اور کون سی بعد کی۔ متقدم کو منسوخ اور متأخر کو ناسخ کہتے ہیں۔ ❶

⇦ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حَتَّى يَجْعَلَهُمَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ.

[صحيح البخاري:738، صحيح مسلم:390]

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا: آپ ﷺ نے نماز میں افتتاحی تکبیر (تکبیر تحریمہ) کہی۔ آپ ﷺ نے جب تکبیر کہی تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے (رفع الیدین کیا) حتی کہ انھیں (اپنے ہاتھوں کو) اپنے کندھوں کے برابر کر دیا۔''

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ. [صحيح مسلم:391]

''سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب ہاتھ اٹھاتے (رفع الیدین کرتے) تو ہاتھوں کو کانوں کے برابر کرتے۔''

یہ دونوں احادیث صحیح ہیں، اور بظاہر ان میں تعارض و اختلاف ہے۔ ایک حدیث میں کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھانے کا ذکر ہے جبکہ دوسری میں کانوں کے برابر ہاتھ اٹھانا مذکور ہے۔ لیکن ان دونوں احادیث میں جمع و تطبیق ممکن ہے۔ یعنی نماز میں رفع الیدین کرنے میں ہاتھوں کو اس طرح اٹھایا جائے کہ انگلیوں کے سرے کانوں کے برابر اور ہتھیلیاں کندھوں کے برابر ہو جائیں۔ اس طرح ان دونوں صحیح احادیث پر عمل کرنا ممکن ہے۔ اگرچہ بظاہر یہ دونوں مخالف ہیں۔ [العاصم]

❶ مثلاً: (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: الْوُضُوءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ، وَلَوْ مِنْ ثَوْرِ أَقِطٍ. [سنن الترمذي:٧٩]

(۲) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ، فَدَخَلَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ، فَذَبَحَتْ لَهُ شَاةً، فَأَكَلَ، وَأَتَتْهُ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ فَأَكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ تَوَضَّأَ لِلظُّهْرِ وَصَلَّى، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَأَتَتْهُ بِمِلَالَةٍ مِنْ عُلَالَةِ الشَّاةِ، فَأَكَلَ، ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. [سنن الترمذي:80]

اس کے بعد امام ترمذی فرماتے ہیں: ''اکثر صحابہ کرام، تابعین عظام اور بعد کے علما مثلاً سفیان، ⇦

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

الترجیح: وجوہ ترجیحات کے ذریعے راجح اور مرجوح معلوم کرنا۔ ❶

ان تینوں صورتوں [جمع بین الاحادیث، النسخ اور ترجیح] میں سے کوئی بھی ممکن نہ رہے تو پھر تعارض ہوگا اور اس کا حکم یہ ہے کہ جب تک حقیقتِ حال منکشف نہ ہو جائے، عمل سے توقف کریں گے۔

المحکم: جس حدیث کے معارض کوئی دوسری حدیث نہ ہو۔ یعنی تعارض کا مقابل نوع۔ ❷

نقل کی خرابی: اگر عدمِ قبول کا سبب نقل کی خرابی ہو تو اسے "الضعیف" کہتے ہیں۔

الضعیف: جس حدیث میں نہ تو "صحیح" کی شروط جمع ہو سکیں اور نہ ہی "حسن" کی۔ ❸

⇦ ⇦ ابن مبارک، شافعی، احمد، اسحاق بن راہویہ سب کا خیال ہے کہ آگ پر پکی چیز کھانے سے وضو نہیں کرنا پڑتا اور رسول اللہ ﷺ سے منقول دونوں کاموں میں سے یہ آخری کام ہے، لہٰذا سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو منسوخ کر دیا ہے۔"

❶ وجوہ ترجیح: یعنی ایک صحیح حدیث کو اس سے معارض دوسری صحیح حدیث پر ترجیح دینے کی متعدد وجوہ ہو سکتی ہیں۔ بعض علماء کرام نے مختلف احادیث میں ترجیح کی پچاس تک صورتیں بیان کی ہیں۔ مثلاً: ①۔ایک روایت مرفوع ہے دوسری موقوف ہے۔ ②۔ایک روایت کا راوی صاحب واقعہ (یعنی اس حدیث میں مذکور واقعہ اسی صحابی سے یا اس کی آنکھوں کے سامنے پیش آیا) ہے جبکہ دوسرے راوی نے کسی سے سن کر روایت کیا ہے۔ ③۔ایک روایت سنداً صحیح ہے اور دوسری ضعیف ہے۔ ④۔دونوں احادیث مقبول ہیں تو ایک صحیح اور دوسری حسن ہے۔ ⑤۔دونوں احادیث صحیح ہیں تو ایک بخاری و مسلم کی ہے جبکہ دوسری سنن وغیرہ کی ہے۔ ان تمام صورتوں میں پہلی قسم کی حدیث کو دوسری قسم کی حدیث پر ترجیح دی جائے گی۔ اسی طرح حجازی سند والی روایت کو عراقی یا شامی سند والی روایت پر ترجیح دی جائے گی۔

❷ وہ تمام احادیث جن کے معارض کوئی حدیث نہ ہو، مثلاً رکعات نماز کی احادیث وغیرہ۔

❸ جیسا کہ امام ترمذی نقل کرتے ہیں: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَاذَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ⇦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث اگر عدم اتصالِ سند کے باعث ضعیف ہے، تو اس کی دو صورتیں ہیں:

(۱).....ظاہری انقطاع (۲).....مخفی انقطاع

⇦ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((السَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ)) [سنن الترمذی :2699]

اس کی سند میں عنبسہ بن عبدالرحمن ضعیف ہے، اور محمد بن زاذان منکر الحدیث ہے۔ لہٰذا یہ حدیث ضعیف ہے۔ کیونکہ اس میں صحیح حدیث کی شرط "راوی صاحب عدالت ہو" موجود نہیں۔

جس حدیث کو ائمہ حدیث نے ضعیف کہا ہو، اسے حدیث نبوی کہنا یا اسے حدیث نبوی کے طور پر بیان کرنا جائز نہیں۔ ہاں البتہ تعلیم اور وضاحت کی غرض سے بیان کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اس کا ضعف واضح کرنا ضروری ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضعیف کی اقسام ظاہری انقطاع کی رُو سے

المُعلّق: جس حدیث میں انقطاع شروع سند میں ہو اور مؤلف کے تصرف کی بناء پر ہو۔ خواہ جملہ رُواۃ محذوف ہوں یا بعض۔ ❶

المُرسَل: جس حدیث میں انقطاع سند کے آخر میں ہو۔ ❷

❶ شروع سند سے مراد محدث اور شیخ کی جانب سے ہے۔ مؤلف کے تصرف کی بنا پر ہونے کا مطلب ہے کہ بعض مؤلفین اختصار کے لیے یا کسی دوسری وجہ سے سند حذف کر دیتے ہیں، البتہ اگر مؤلف سند کا حوالہ دے کر حدیث بیان کرے جیسے بلوغ المرام میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اور مشکوۃ المصابیح میں امام محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزی رحمہ اللہ نے اختصار کے پیش نظر احادیث کی اسناد حذف کر دی ہیں۔ لیکن جس کتاب میں مذکورہ حدیث سند کے ساتھ درج ہوتی ہے اس کا حوالہ دے دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ مذکورہ بالا دونوں ائمہ نے اہتمام کیا ہے۔ ایسی صورت میں معلق روایت کو لازمی طور پر ضعیف نہیں کہتے بلکہ سند دیکھ کر حکم لگاتے ہیں، جیسے امام بخاری نے اپنی صحیح میں بہت ساری روایات کو معلق انداز میں ذکر کیا ہے، ان میں سے کچھ تو صحیح بخاری میں سند کے ساتھ موجود ہیں لیکن مکرر آنے پر معلق بیان کر دی، اور بعض صحیح بخاری کے معیار سے کم تر ہیں لیکن صحیح ہیں۔ علماء میں معروف ہے کہ صحیح بخاری کی تمام معلق روایات صحیح ہیں۔

❷ یعنی تابعی، صحابی کے واسطے کے بغیر نبی اکرم ﷺ سے حدیث بیان کرے، مثلاً:

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ.

[سنن الترمذی:1009]

امام زہری تابعی ہیں، لیکن کسی صحابی کا واسطہ ذکر کیے بغیر رسول اللہ ﷺ کے بارے میں بیان کر رہے ہیں۔

مرسل روایت اس لیے ضعیف ہوتی ہے کہ معلوم نہیں ہوتا کہ تابعی نے وہ روایت کسی صحابی سے سنی ہے یا کسی دوسرے تابعی سے۔ کیونکہ تابعین صرف صحابہ کرام سے ہی نہیں دوسرے تابعین سے بھی روایت کرتے ہیں، اور تابعین میں ثقہ بھی ہوتے ہیں اور ضعیف بھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المُعضل: جس حدیث کی سند کے وسط میں دو یا دو سے زیادہ راوی ایک ہی جگہ سے محذوف ہوں۔

المنقطع: جس حدیث کی سند میں ایک راوی محذوف ہو یا ایک سے زیادہ راوی محذوف ہوں، لیکن مختلف مقامات سے۔

بعض اوقات مرسل اور معضل کو بھی منقطع کہہ دیا جاتا ہے اور کبھی منقطع کو بھی مرسل کہہ دیتے ہیں۔ ❶

ضعیف کی اقسام مخفی انقطاع کی رُو سے

المدلَّس: جس حدیث کا راوی مدلِّس ہو۔

التدلیس: کسی راوی کا اپنے کسی ایسے معاصر سے روایت کرنا جس سے اس کا لقاء یا سماع معروف ہو لیکن روایت مذکورہ اس سے نہیں سن سکا، اور

⇦ ⇦ اگرچہ مرسل روایت ضعیف ہوتی ہے جیسا کہ اوپر عنوان سے ظاہر ہے، لیکن اگر کسی تابعی کے متعلق معروف ہو کہ وہ صرف ثقہ راویوں سے ہی روایت کرتا ہے یا کسی دوسرے ذریعے سے معلوم ہو جائے کہ تابعی نے مذکورہ روایت کسی صحابی سے ہی سنی ہے تو وہ مقبول ہوتی ہے، کیونکہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عادل ہیں، اس لیے سند میں صحابی کا مفقود ہونا کچھ مضر نہیں ہے۔ اسی طرح جب مرسل حدیث کو متصل و صحیح سند کے ساتھ مقبول حدیث بیان کرنے کے بعد محض اس کی تائید کے لیے ذکر کیا جائے تو اس وقت بھی اس حدیث کی سند کا مرسل ہونا اسے نقصان نہیں دیتا، جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ وغیرہ نے بعض مرسل روایات ذکر کی ہیں۔

تقریباً تمام کتب حدیث میں مرسل روایات ہوتی ہیں، امام ابوداؤد اور امام ابو حاتم نے تو مرسل روایات پر باقاعدہ مستقل کتب ترتیب دی ہیں۔

❶ اس کی وجہ یہ ہے کہ منقطع کا لغوی معنی کٹا ہوا اور ٹوٹا ہونا ہے، معلق، مرسل اور معضل سب کی سندیں درمیان میں کٹی اور ٹوٹی ہوتی ہیں، اس لیے سب کو منقطع کہہ دیتے ہیں، لیکن چونکہ انقطاع کی شکلیں الگ الگ ہیں، اس لیے سب کے نام بھی الگ الگ رکھ دیے گئے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روایت بھی ایسے لفظوں سے کرے جو موہم سماع ہوں جیسے عـــن، قـال، ذکر وغیرہ اور ایسے راوی کو مـدلِّـس کہتے ہیں۔ (اور ایسی روایت کو مدلَّس کہتے ہیں)

عام تدلیس: راوی کا اپنے شیخ کے معاملہ میں یہ طریق اختیار کرنا، ایسے راوی کا اپنے شیخ سے عنعنہ مقبول نہیں ہے۔ ❶

تـدلیس التسویة: راوی کا صرف اپنے شیخ ہی کے بارہ میں تدلیس نہ کرنا بلکہ سند کے کسی بھی حصہ میں دو راویوں کے درمیان تدلیس کر دینا۔ ایسے راوی کی بیان کردہ سند کے کسی بھی حصہ کا عنعنہ مقبول نہیں۔ ❷

---

❶ "ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ: قَالَ لَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فَقِيلَ لَهُ: سَمِعْتَهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ، فَقَالَ: لَا، وَلَا مِمَّنْ سَمِعَهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ."

[معرفة علوم الحديث للحاكم: 105]

"علی بن خشرم نے (حدیث بیان کرتے ہوئے) کہا: ہمیں ابن عیینہ نے زہری سے بیان کیا۔ اسے پوچھا گیا: کیا آپ نے زہری سے حدیث سنی ہے، تو انہوں نے کہا میں نے زہری سے نہیں سنی بلکہ اس سے بھی نہیں سنی جس نے زہری سے سنی ہے۔"

❷ امام ابو حاتم نے تدلیس تسویہ کی یہ مثال بیان کی ہے:

رَوَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ رَاهُوْيَه عَنْ بَقِيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَبُوْوَهْبٍ الْأَسَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَا تَحْمَدُوْا إِسْلَامَ إِمْرِئٍ حَتّٰى تَعْرِفُوْا عُقْدَةَ رَأْيِهِ.

امام ابو حاتم اس حدیث کے متعلق فرماتے ہیں: اس حدیث میں ایسی علت ہے جو کم ہی لوگ سمجھ پاتے ہیں: یہ حدیث دراصل اس طرح ہے: رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِيْ فَرْوَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

اس میں مذکور راوی عبید اللہ بن عمرو کی کنیت ابو وھب ہے، اور وہ بنو اسد سے ہونے کی وجہ سے اسدی ہے۔ اب راوی بقیہ نے اس کا اصل نام ختم کر کے اس کی کنیت ابو وھب اور نسبت اسدی ذکر کی ہے تا کہ کوئی اسے پہچان نہ سکے، یہاں تک کہ جب بقیہ نے اسحاق بن ابی فروہ کو درمیان سند سے ترک کیا تو ⇦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المرسل الخفی: جس حدیث کا راوی اپنے کسی ایسے معاصر سے روایت کرے، جس سے اس کا لقاء یا عدم لقاء دونوں معلوم نہ ہوں۔ ❶

مذکورہ بالا اقسام اس وقت تک غیر مقبول میں شامل ہیں جب تک انقطاع یا شبہ انقطاع باقی ہے۔ بصورت ثبوت اتصال مقبول ہوں گی۔

---

❶ وہ پہچانے نہ جا سکے۔ [العلل: 154/2-155]

تدلیس کی قسموں میں سے یہ سب سے بڑی قسم ہے، کیونکہ جس راوی کے استاذ کو حذف کیا ہے وہ خود تدلیس نہیں کرتا، اس لیے تحقق اس کی ثقاہت دیکھ کر حدیث پر صحت کا حکم لگا دیتا ہے جبکہ کسی دوسرے کی تدلیس کی وجہ سے وہ سند معلل ہوتی ہے۔ عام تدلیس کو تو تحقیق و تخریج سے شغف رکھنے والا تقریباً ہر عالم جان لیتا ہے، لیکن تدلیس تسویہ کو جہابذہ اور بڑے ماہرین ہی پہچان سکتے ہیں۔

❶ اس کی مثال یہ روایت ہے:

عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيِّ ، وَ الْمَاشِيُّ عَلَى الْقَاعِدِ ، وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ۔

"حسن بصری حضرت ابو ہریرہ سے اور نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: سوار پیدل چلنے والے پر سلام کرے، اور چلنے والا (راستے کے کنارے) بیٹھنے والے پر اور تھوڑے زیادہ پر سلام کریں۔"

اس حدیث کے بعد امام ترمذی فرماتے ہیں:

وَ قَالَ أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ ، وَ يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ :أَنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ۔ [سنن الترمذی :2703]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضعیف کی اقسام نقصانِ عدالت کی رُو سے

الموضوع: جس حدیث کا راوی کذاب ہو۔

کذاب: اس راوی کو کہتے ہیں جس سے حدیث نبوی میں جھوٹ بولنا ثابت ہو چکا ہو۔ ❶

المتروك: جس حدیث کا راوی متّهم بالکذب ہو۔

متّهم بالکذب اسے کہتے ہیں جس سے حدیثِ نبوی میں تو جھوٹ بولنا ثابت نہ ہو لیکن عام گفتگو میں جھوٹ بولنا ثابت ہو چکا ہو۔ یا ایسی حدیث کو وہی اکیلا بیان کرے جو اصولِ دین کے خلاف ہو۔ ❷

---

❶ مثلاً: ایک راوی محمد بن سعید شامی تھا جسے بے دینی کی وجہ سے پھانسی دی گئی تھی، اس نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کر کے جھوٹی روایت بیان کی تھی۔ (یعنی: حدیث گھڑی تھی) کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللّٰهُ. [تدريب 1/ 335]

"میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں مگر جسے اللہ نبی بنانا چاہے۔"

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، قَالَ: لَمَّا بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ: لَا تَقْضِيَنَّ وَلَا تَفْصِلَنَّ إِلَّا بِمَا تَعْلَمُ، وَإِنْ أَشْكَلَ عَلَيْكَ أَمْرٌ فَقِفْ حَتَّى تُبَيِّنَهُ أَوْ تَكْتُبَ إِلَيَّ فِيهِ. [سنن ابن ماجه :55]

"حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن بھیجا تو فرمایا: صرف اسی معاملے میں فیصلہ کرو جسے جانتے ہو، اور کوئی معاملہ مشکل ہو جائے تو فیصلہ کرنے سے رک جاؤ یہاں تک کہ وہ واضح ہو جائے یا مجھے لکھ بھیجو۔"

❷ مثلاً: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُرَاتِ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ لُقْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: الْأَكْلُ فِي الْأَسْوَاقِ دناءة۔ [المنتخب من مسند عبد بن حميد: ١٤٤٢]

اس حدیث کی سند میں محمد بن فرات تمیمی: متہم بالکذب راوی ہے۔ [تفصیل کے لیے دیکھئے: تهذيب الكمال في أسماء الرجال، للمزي: ٢٦/ ٢٧١]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضعیف کی اقسام

[عدمِ ضبط اوہام یا مخالفتِ رُواۃ کی رُو سے]

الشاذ: جس حدیث کا راوی خود تو ثقہ ہے لیکن کسی روایت میں اپنے سے اوثق یا اکثر رواۃ کی اس طرح مخالفت کرتا ہے کہ ان میں سے ایک کا صدق دوسرے کے کذب کو مستلزم ہو۔ ❶

---

❶ شذوذ سند میں بھی واقع ہوتا ہے اور متن میں بھی۔ سند میں شذوذ کی مثال یہ روایت ہے:
سنن ابی داود میں ایک روایت مذکور ہے:

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَوْسَجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا إِلَّا غُلَامًا لَهُ كَانَ أَعْتَقَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لَهُ أَحَدٌ قَالُوا: لَا إِلَّا غُلَامًا لَهُ كَانَ أَعْتَقَهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيرَاثَهُ لَهُ۔ [سنن أبي داود: ٢٩٠٥]

''جبکہ حماد بن زید نے یہی روایت اسی سند سے حضرت ابن عباس کا نام لیے بغیر بیان کی۔ اگرچہ حماد بن زید صاحب عدالت اور صاحب ضبط ہیں، اس کے باوجود امام ابو حاتم نے ابن عیینہ کی سند کو محفوظ قرار دیا ہے کیونکہ اسے بیان کرنے والے زیادہ ہیں۔'' [تیسیر مصطلح الحدیث اردو: ۱۱۲]

متن میں شذوذ کی مثال یہ روایت ہے:

عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيَضْطَجِعْ عَنْ يَمِينِهِ.

''جب تم میں سے کوئی شخص فجر کی دو رکعات (سنتیں) پڑھے تو دائیں کروٹ لیٹ جائے۔''

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس روایت میں عبدالواحد نے ایک بڑی تعداد کی مخالفت کی ہے، کیونکہ سب لوگ اسے رسول اللہ ﷺ کے فعل کے طور پر بیان کرتے ہیں جبکہ عبدالواحد نے اسے آپ ﷺ کے حکم کے طور پر بیان کیا ہے اور امر سے بیان کرنے والا منفرد (تنہا) ہے۔ [تدریب الراوی، 1/ 271]

"عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فَتَذَاكَرْنَا مُتْعَةَ النِّسَاءِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يُقَالُ لَهُ رَبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ: أَشْهَدُ عَلَى أَبِي أَنَّهُ حَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسے راوی کے مخالف کی روایت کو "المحفوظ" کہتے ہیں۔ ❶

اور اس کی مخالفت کو "مخالفة الثقات" کہتے ہیں۔

المُنکر: جس حدیث کا راوی ضعیف ہو اور ثقات کے خلاف روایت کرے ایسے راوی کے مقابل کی روایت کو المعروف کہتے ہیں۔ اور کبھی فاحش الغلط اور کثیر الغفلت راوی کی روایت کو بھی منکر کہہ دیتے ہیں۔ ❷

⇦ نَهَى عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ."

"زہری کہتے ہیں کہ ہم عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے پاس بیٹھے تھے کہ نکاح متعہ کی بات چل پڑی، تو ایک آدمی جس کا نام ربیع بن سبرہ تھا کہنے لگا: میرے ابا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے حجۃ الوداع کے موقع پر منع کیا تھا۔"

جبکہ [صحیح مسلم: 1406] میں ہے کہ نکاح متعہ سے فتح مکہ والے سال منع کیا گیا تھا۔

❶ محفوظ کی مثال: گذشتہ سطور میں مذکور عبدالواحد بن زیاد کے مخالفین کی روایت ہے۔

❷ شاذ اور منکر دونوں روایات ثقات کی مخالفت کی وجہ سے ضعیف ہوتی ہیں، لیکن دونوں میں فرق یہ ہے کہ شاذ کا راوی خود بھی ثقہ ہوتا ہے لیکن اپنے سے اوثق (زیادہ ثقہ) کی مخالفت کرتا ہے، جبکہ منکر کا راوی ضعیف ہوتا ہے۔ اور ثقہ کی مخالفت کرتا ہے۔ منکر روایت کی مثال یہ روایت ہے:

"حَدَّثَنَا حُبَيْبُ بْنُ حَبِيبٍ أَخُو حَمْزَةَ الزَّيَّاتُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَحَجَّ الْبَيْتَ وَصَامَ رَمَضَانَ وَقَرَى الضَّيْفَ دَخَلَ الْجَنَّةَ"

[المعجم الكبير، للطبراني: ١٢٦٩٢]

حبیب بن حبیب، جو کہ حمزہ بن حبیب زیات القاری کا بھائی ہے، اس نے ابواسحاق سے، انھوں نے عیزار بن حریث سے، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نماز قائم کی، زکاۃ ادا کی، بیت اللہ کا حج کیا، (رمضان کے) روزے رکھے اور مہمان کی مہمان نوازی کی؛ وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ (روایت) منکر ہے۔ کیونکہ اس (حُبَيْب) کے علاوہ اس روایت کو ثقہ راوی نے ابواسحاق سے موقوف بیان کیا ہے۔ [العلل، لابن أبي حاتم: ٥/ ٣٥٩] جو روایت ⇦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المعلول: جس حدیث کی سند ظاہراً صحیح اور متصل معلوم ہو، لیکن اس میں کچھ مخفی امور اوہام واغلاط رواۃ قسم کے آجائیں، جن کی بناء پر حدیث صحیح نہ رہے۔ ❶ ایسے امور میں محدثین میں سے ماہرِ فن ہی گفتگو کر سکتے ہیں جیسے امام بخاری، امام مسلم، امام ابوحاتم، امام ابوداود، امام احمد وغیرہم من المحدثین رحمہم اللہ۔

عِلَل خفیہ: وہ امورِ خفیہ جو حدیث کے ضعف کا سبب بنیں۔ ❷

المُدرَج: وہ لفظ جو ظاہراً حدیث مرفوع کا حصہ معلوم ہو اور درحقیقت کلامِ نبوت سے نہ ہو۔ ❸

⇦ موقوف سند کے ساتھ ہے اسے ثقہ راوی امام معمر بن راشد ازدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے۔ لہٰذا یہ حدیث مرفوع سند سے "منکر" اور موقوف سند سے "معروف" ہے۔ [تفصیل کے لیے دیکھیں: اشراق الفجر اردو ترجمہ شرح نخبۃ الفکر، امان اللہ عاصم: ص، ۸۲ تا ۸۴]

❶ مخفی علت سے مراد کوئی بھی ایسی خفیہ خرابی ہے جس کے پیدا ہونے سے روایت ضعیف بن جاتی ہو، جیسے مرسل خفی یا منقطع کو موصول بیان کرنا، راوی کا نام بدل دینا وغیرہ مثلاً:

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تَقْرَأَ الْحَائِضُ، وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ.

اس روایت کی سند بظاہر صحیح ہے، لیکن اس میں ایک علت ہے کہ اس کے راوی اسماعیل بن عیاش ہیں، جو شامیوں سے روایت کریں تو صحیح اور ثقہ ہوتے ہیں، لیکن حجازیوں اور عراقیوں سے روایت کریں تو ضعیف ہیں، جبکہ یہ حدیث انہی میں سے ہے لہٰذا یہ روایت اس علت کی وجہ سے ضعیف ہے۔

[سنن الترمذی: 131]

❷ علل اور علل خفیہ میں فرق یہ ہے کہ کچھ علل واضح ہوتی ہیں اور کچھ اس قدر مخفی ہوتی ہیں کہ ماہرِ فن اور امام فن کے علاوہ اسے کوئی جان نہیں سکتا۔

❸ ادراج سند میں بھی ہوتا ہے اور متن میں بھی۔ دراصل ہوتا یہ ہے کہ محدث حدیث بیان کر رہا تھا کہ درمیان میں کوئی رکاوٹ آگئی یا واقعہ پیش آگیا تو محدث نے اس کے متعلق کوئی بات کر دی، سننے والوں نے سمجھا کہ شائد یہ حدیث کا حصہ ہے، مثلاً شریک بن عبداللہ القاضی مجلس حدیث میں حدیث کا درس دے رہے تھے، ایک حدیث کی سند بیان کی اور خاموش ہو گئے کہ طلبہ لکھ لیں، اسی اثنا میں ثابت بن موسیٰ ⇦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المضطرب: جس حدیث کے رواۃ اس کی اسناد یا سیاقِ متن میں ایک دوسرے کی مخالفت کریں اور وہ طرقِ مختلفہ صحت میں بھی برابر ہوں اور ان کے درمیان جمع بھی ممکن نہ ہو۔ پہلی کو مضطرب السند اور دوسری کو مضطرب المتن کہتے ہیں۔ ❶

⇦⇦ تشریف لائے، جب انہوں نے دیکھا تو فرمایا:

((مَنْ كَثُرَتْ صَلَاتُهُ بِاللَّيْلِ حَسُنَ وَجْهُهُ بِالنَّهَارِ .)) [سنن ابن ماجه:1333]

''جو رات کو بکثرت نماز پڑھتے ہیں دن میں ان کے چہرے روشن ہوتے ہیں۔''

اب طلبہ نے سمجھا کہ سند کے بعد استاذ نے متن بیان کیا ہے، حالانکہ انہوں نے محض ثابت بن موسیٰ کی تعریف کی تھی۔

❶ مضطرب السند کی مثال یہ روایت ہے:

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُوبَكْرٍ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ شِبْتَ ، قَالَ : شَيَّبَتْنِي هُوْدٌ ، وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ ، وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۔ [سنن الترمذی :3297]

''حضرت ابوبکر صدیق نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ (بہت جلد) بوڑھے ہو گئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سورۃ ھود، واقعہ، مرسلات عم یتسائلون اور اذا الشمس کورت نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے۔''

اس حدیث کے متعلق امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ حدیث مضطرب ہے، کیونکہ یہ صرف ابو اسحاق کے طریق سے روایت ہوئی ہے (یعنی اس کا دار و مدار ابو اسحاق پر ہے)، اس اس میں ابو اسحاق پر دس اعتبار سے اختلاف ہے، بعض نے اسے مرسل، بعض نے موصول بیان کی ہے، بعض نے اسے مسند ابی بکر، بعض نے مسند سعد، اور بعض نے اسے مسند عائشہ میں شامل کیا ہے، اور اسے روایت کرنے ثقہ ہیں اور کسی کو ترجیح دینا بھی ممکن نہیں اور جمع (وتطبیق) کی صورت بھی مشکل ہے۔ [تدریب الراوی :165/1]

اور مضطرب المتن کی مثال یہ روایت ہے:

سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الزَّكَاةِ ؟ فَقَالَ : إِنَّ فِي الْمَالِ لَحَقًّا سِوَى الزَّكَاةِ۔

[سنن الترمذی :659]

''نبی اکرم ﷺ سے زکاۃ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ مال میں زکوۃ کے ⇦⇦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المقلوب: جس حدیث کی تمام سند کسی دوسری حدیث کی سند سے یا مکمل متن کسی دوسری حدیث کے متن سے یا کوئی ایک لفظ خواہ سند کا ہو یا متن کا، کسی دوسرے لفظ سے بدل جائے۔ ❶

المصحَّف: جس حدیث کا کوئی لفظ خواہ متن کا ہو یا سند کا، کسی ایسے لفظ سے بدل جائے جو صورتِ خطی میں تو پہلے لفظ سے ملتا جلتا ہو لیکن تلفظ میں اس سے مختلف ہو۔ جیسے شُریح، سُرَیج۔ ❷

⇦⇦ علاوہ بھی حق ہے۔"

دوسری روایت یوں ہے:

"لَيْسَ فِي الْمَالِ حَقٌّ سِوَى الزَّكَاةِ" [سنن ابن ماجه:1789]

"مال میں زکاۃ کے علاوہ کوئی حق نہیں۔"

حافظ عراقی فرماتے ہیں: یہ ایسا اضطراب ہے جو کسی تاویل کا متحمل نہیں۔ [تدریب الراوی:313/1]

❶ جیسا کہ قیامت کے دن عرش کے سائے میں جگہ پانے والے خوش نصیبوں میں ایک یہ ہے:

"وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ يَمِينُهُ مَا تُنْفِقُ شِمَالُهُ."

[صحيح مسلم:1031]

"وہ شخص جو چھپا کر صدقہ کرتا ہے، حتیٰ کہ اس کے دائیں ہاتھ کو بھی خبر نہیں ہوتی کہ بائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔"

جبکہ صحیح یہ ہے:

((حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ)) [البخاري: ٦٦٠]

"بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہیں ہوتی کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔"

❷ سند میں تصحیف کی ایک مثال امام ابوداؤد کی بیان کردہ یہ حدیث ہے:

"حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ سَأَلَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ، جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُمُوشٌ، أَوْ خُدُوشٌ، أَوْ كُدُوحٌ فِي وَجْهِهِ."

[سنن أبي داود:1626] ⇦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المحرَّف: جس حدیث کا کوئی لفظ کسی ایسے لفظ سے بدل جائے، جس کی عام طور پر شکل وصورت پہلے لفظ سے ملتی جلتی ہو لیکن ایک یا دو حرفوں کا اختلاف ہو۔ جیسے حفص اور جعفر یا سعید اور شعبہ۔ ❶

---

❶ ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے غنی ہونے کے باوجود لوگوں سے سوال کیا، وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر.....''

اس روایت کی سند میں مذکور حکیم بن جبیر کو بعض راویوں نے حکیم بن عبید بیان کیا ہے۔

[انوار الصحیفة فی أحادیث الضعیفة :٦٦]

❶ ضعیف حدیث میں سب سے بری قسم موضوع ہے، اس کے بعد متروک، پھر منکر، پھر معلل، پھر مدرج۔ پھر مقلوب پھر مضطرب۔ حافظ ابن حجر نے یہ ترتیب بیان کی ہے۔

[تیسیر مصطلح الحدیث اردو :٩٠ بحوالہ نخبة الفکر :٤٦]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسباب الطعن

وہ اسباب جن کی بنا پر کسی راوی کی حدیث ضعیف بن جاتی ہے، دس ہیں:

❶ الكذب	❷ تهمة الكذب
❸ الفسق	❹ البدعة
❺ الجهاله	❻ فحش الغلط
❼ شدة الغفله	❽ الوهم
❾ مخالفة الثقات	❿ سوء الحفظ ❶

الكذب: اس کی تعریف موضوع کے ضمن میں گزر چکی ہے۔ ❷

تهمة الكذب: اس کی تعریف متروك کے ضمن میں گزر چکی ہے۔ ❸

الفسق: فسق خواہ قولی ہو یا فعلی۔

البدعة: راوی کا اس چیز کے خلاف اعتقاد رکھنا جو نبی اکرم ﷺ سے ثابت اور متوارث ہو۔ اور یہ مخالفت بطریق عناد بھی نہ ہو۔ مبتدع راوی کی روایت جمہور محدثین حسب ذیل شرائط کے ساتھ قبول کرتے ہیں:

---

❶ پہلے پانچ اسباب طعن (کذب، تہمۃ الکذب، فسق، بدعت اور جہالت) کا تعلق راوی کی دین داری اور عدالت سے ہے۔ باقی پانچ (فحش الغلط، شدۃ الغفلۃ، وہم، مخالفۃ الثقات اور سوء حفظ) کا تعلق راوی کے حافظے اور ضبط سے ہے۔ مختصر طور پر اگر راوی کی دین داری میں عیب ہو یا اس کے حافظے اور ضبط میں عیب ہو ہر دو صورتوں میں راوی ضعیف قرار دیا جائے گا۔

❷ کذب سے مراد جھوٹ بولنا ہے، یعنی حدیث بیان کرنے میں جھوٹ بولنا۔

❸ یعنی: راوی حدیث بیان کرنے میں تو جھوٹ نہ بولے لیکن عام گفتگو میں جھوٹ بولتا ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱)..... مذکور راوی میں اس بدعت کے علاوہ اور کوئی صفت موجب رد نہ ہو۔

(۲)..... بدعت کا داعی نہ ہو۔

(۳)..... جس روایت کے بیان کرنے میں وہ متفرد ہے، اس کے بدعی عقیدہ کی مؤید نہ ہو۔ ❶

الجهالة: کسی راوی کی ذات یا اس کے حالات متعلقہ جرح وتعدیل کا معلوم نہ ہونا۔

صاحب جہالۃ کی تین قسمیں ہیں:

(۱) **المبهم:** جس راوی کا نام ونسب ذکر نہ کیا گیا ہو۔ جیسے "أخبرني الثقة"۔ ❷

---

❶ (اور اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) بدعت مکفرہ (۲) بدعت مفسقہ)۔

بدعت مکفرہ کا مرتکب راوی کی روایت مطلق طور پر نا قابل قبول ہے۔

اور بدعت مفسقہ کے مرتکب کی روایت کے قبول اور عدم قبول میں تین رائے ہیں:

۱:..... اس کی بھی مطلقاً روایت مردود ہے۔ امام ابن سیرین اور امام مالک سمیت سلف کی ایک جماعت کا یہ موقف ہے۔

۲:..... بدعتی روای پر جب اپنے مذہب کے لیے جھوٹ بولنے کی تہمت نہ ہو تو اس کی روایت مقبول ہے خواہ وہ بدعت کا داعی ہی ہو۔ امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام یحییٰ بن سعید القطان اور امام علی بن مدینی کا موقف ہے۔

۳:..... داعی الی البدعۃ کی روایت مردود اور غیر داعی الی البدعہ کی روایت مقبول ہوگی۔ یہ بعض علماء کا موقف ہے۔

❷ مثلاً حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ضَمْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَوْ عَمِّهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ بِعَرَفَةَ.

[سنن أبي داود: 1915]

اس میں زید بن اسلم بنو ضمرہ کے ایک آدمی سے بیان کرتے ہیں، اب وہ شخص مبہم ہے، جس کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲) **مجہول العین:** جس سے روایت لینے والا صرف ایک ہی شخص ہو۔ ❶

(۳) **مجہول الحال:** جس سے روایت لینے والے تو کئی ہوں مگر اس کے بارہ میں جرح و تعدیل معلوم نہ ہو، اسے "مستور" بھی کہتے ہیں۔ ❷

---

❶ اس کی مثال یہ حدیث ہے:

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسىٰ ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ الْمَزْنِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ :يُعَقُّ عَنِ الْغُلَامِ ، وَلَا يُمَسُّ رَأْسُهُ بِدَمٍ ۔

[ابن ماجه :3166]

"نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لڑکے کی طرف سے عقیقہ کیا جائے اور اس کے سر کو خون نہیں لگایا جائے۔"

اس کے راوی یزید بن عبدالمزنی کو علامہ الالبانی نے مجہول العین قرار دیا ہے۔

[الارواء الغلیل :ح 1165]

❷ اس کی مثال یہ حدیث ہے:

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَوْفٍ ، حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ جُمْعَةَ حَبِيبَ بْنِ سِبَاعٍ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْأَحْزَابِ صَلَّى الْمَغْرِبَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ : هَلْ عَلِمَ أَحَدٌ مِنْكُمْ أَنِّي صَلَّيْتُ الْعَصْرَ ؟ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا صَلَّيْتَهَا فَأَمَرَ الْمُؤَذِّنَ ، فَأَقَامَ الصَّلَاةَ ، فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ أَعَادَ الْمَغْرِبَ ۔ [مسند أحمد (180/28):16975]

"نبی اکرم ﷺ نے غزوہ احزاب میں ایک دن مغرب کی نماز ادا کی، جب فارغ ہوئے تو پوچھا: کیا تم میں سے کوئی جانتا ہے کہ میں نے نماز عصر پڑھی ہے (یا نہیں)؟، لوگوں نے کہا: آپ نے نماز نہیں پڑھی تو آپ ﷺ نے مؤذن کو اذان کا حکم دیا، پھر جماعت کھڑی کی اور نماز عصر پڑھی پھر مغرب کا اعادہ کیا۔"

اس میں ابن لہیعہ سیئ الحفظ ہے اور محمد بن یزید کو امام ابو حاتم اور حافظ ابن حجر نے [تقریب میں] اسے مجہول الحال قرار دیا ہے۔ مزید یہ [صحیح مسلم:] کے خلاف ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فحش الغلط: راوی کی غلطیوں کا اصابت (درستی) سے زیادہ ہونا۔ ❶

شدة الغفلة: روایت کے سننے اور سنانے میں غفلت سے کام لینا۔

الوهم: روایت بیان کرتے وقت اوہام میں مبتلا ہونا۔ ❷

مخالفة الثقات: جب کسی حدیث کے بیان کرنے میں ثقات کا شریک ہو تو عام طور پر ان کا موافق نہ رہ سکے۔ ❸

---

❶ چھوٹی موٹی غلطیاں تو ہر انسان سے ہو جاتی ہیں، اس سے راوی کی حیثیت میں کوئی فرق نہیں پڑتا، البتہ جب راوی کی غلطیاں اس کی درست روایات سے بڑھ جائیں یا بکثرت غلطیاں ہونے لگیں تو اسے فحش الغلط کہا جاتا ہے، مثلاً محمد بن کثیر الصنعانی کو کثرت خطا کی بنا پر ضعیف قرار دیا گیا ہے، مثلاً: امام ابوداود کی بیان کردہ ایک روایت ہے:

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ يَعْنِي الصَّنْعَانِيَّ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ: "إِذَا وَطِئَ الْأَذَى بِخُفَّيْهِ، فَطَهُورُهُمَا التُّرَابُ". [سنن أبي داود: 386]

اس حدیث کی سند میں مذکور، محمد بن کثیر الصنعانی کو کثرت خطا کی وجہ سے جمہور نے ضعیف قرار دیا ہے۔ [انوار الصحیفة فی الاحادیث الضعیفة: 67]

❷ جیسا کہ

حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ الْبَرَازَ انْطَلَقَ، حَتَّى لَا يَرَاهُ أَحَدٌ. [سنن أبي داود: 2]

اس میں ایک راوی اسماعیل بن عبدالملک کو حافظ ابن حجر نے کثرت اوہام کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے۔ [انوار الصحیفة: ۱۳]

❸ بعض راویوں کے متعلق مشہور ہو جاتا ہے کہ وہ ثقہ راویوں کی مخالفت کرتے ہیں، جیسا کہ مشہور مؤرخ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ کے متعلق امام احمد فرماتے ہیں:

"... مَا وُجِدَ فِي رِوَايَاتِهِ مِنْ مُخَالَفَةِ الثِّقَاتِ." [معرفة السنن والآثار: 2/ 80]

"...اس کی روایات میں اکثر ثقہ راویوں کی مخالفت پائی گئی ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوء الحفظ: راوی کی قوتِ حافظہ کا خراب ہونا۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

(۱) **سوء الحفظ اصلی:** جو فطری ہو۔ ایسے راوی کی کوئی بھی روایت جس کے بیان کرنے میں وہ منفرد ہو، مقبول نہیں۔

(۲) **سوء الحفظ طارئ:** جو کسی حادثہ یا بڑھاپے کے سبب سے عارض ہو۔ اسے ''اختلاط'' کہتے ہیں اور ایسے راوی کو مختلط۔ ایسے راوی کی وہ روایت جو اختلاط کے بعد کی ہو، غیر مقبول ہے یا جس روایت کے متعلق یہ معلوم نہ ہو سکے کہ اختلاط سے پہلے کی ہے یا بعد کی۔ ❶

---

❶ مثلاً: جب معلوم ہو کہ یہ روایت راوی نے اپنے استاذ کے اختلاط کے بعد سنی تھی تو وہ روایت غیر مقبول ہوگی۔ جیسا کہ امام ابن ماجہ نے ایک روایت بیان کی ہے:

حَدَّثَنَا محمد بن فضيل ، حَدَّثَنَا عطاء ، عن سعيد بن جبير ، عن ابن عباس ، قال: لما نزلت: ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ [النصر: 1] قال رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: نعيت الي نفسي بأنه مقبوض في تلك السنة۔

[مسند أحمد (366/3): 1873]

''حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ جب ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے وعدہ کیا گیا ہے کہ اسی سال میری موت ہوگی۔''

اس حدیث کی سند میں مذکور راوی: عطاء بن سائب؛ اپنی عمر کے اواخر میں اختلاط کا شکار ہو گئے تھے۔ اور ان سے روایت کرنے والے ان کے تلمیذ: محمد بن فضیل نے اختلاط کے بعد اس سے یہ حدیث سنی تھی۔ اس لیے یہ روایت ناقابل قبول (غیر مقبول) ہے۔ البتہ یہ بات حضرت عمر اور حضرت ابن عباس سے موقوفاً ثابت ہے۔

جب یہ واضح نہ ہو سکے کہ راوی نے یہ روایت اپنے استاذ کے اختلاط سے پہلے سنی تھی یا بعد میں، تو ایسی روایت بھی غیر مقبول ہوتی ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث ہے:

قَالَ أَبُو بكر: حدثنا سَعِيدُ بنُ سُلَيمَانَ ثنا مَنصُورُ بنُ أبي الأسود ثنا عَطَاءِ بنِ السَّائِبِ عَن مُحَارِبِ بنِ دِثَارٍ عَنِ ابنِ بُرَيدَةَ عَن أَبِيهِ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا قَدِمَ جَعفَرٌ رضي الله عنه مِنَ الحَبَشَةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: مَا أَعجَبُ شَيءٍ ⇦

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

رَأَيْتَ؟ قَالَ ﷺ: رَأَيْتُ امْرَأَةً عَلَى رَأْسِهَا بِكَتَلٍ فِيهِ طَعَامٌ فَمَرَّ فَارِسٌ بِرَكُضُ فَأَذْرَاهُ فَقَعَدَتْ تَجْمَعُ طَعَامَهَا، ثُمَّ انْفَتَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ: وَيْلٌ لَكَ يَوْمَ يَضَعُ الْمَلِكُ كُرْسِيَّهُ فَيَأْخُذُ لِلْمَظْلُومِ مِنَ الظَّالِمِ۔ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَصْدِيقًا لِقَوْلِهَا: لَا قُدِّسَتْ أَوْ كَيْفَ تُقَدَّسُ أُمَّةٌ لَا يَأْخُذُ ضَعِيفُهَا حَقَّهُ مِنْ شَدِيدِهَا غَيْرَ مُتَعْتَعٍ۔ [المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية، لابن حجر: ١٣/ ٦٩٥، حديث، ٣٢٩٨]

اس حدیث میں عطاء بن سائب سے روایت کرنے والے ان کے تلمیذ: منصور بن ابی الاسود کے بارے میں معلوم نہیں کہ انھوں نے یہ روایت عطاء کے اختلاط سے پہلے سنی تھی یا بعد میں۔ اس لیے یہ روایت غیر مقبول ہے۔ [تفصیل کے لیے دیکھئے: المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية، لابن حجر: ١٣/ ٦٩٥، حديث، ٣٢٩٨]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الجرح والتعدیل ❶

الجرح: کسی راوی کی وہ کمزوریاں بیان کرنا جو اس کی روایت کے رد کا موجب ہو سکیں۔

جرح قبول کرنے کے لیے دو شرطیں ہیں۔

(۱) جرح کرنے والا جرح کے اسباب کا عالم، دیانت دار اور منصف ہو۔

(۲) جرح مُفَسَّر ہو۔ یعنی جرح کا سبب واضح کیا گیا ہو۔ ❷ جیسے کاذب، سيِّءُ الحِفْظِ وغیرہ۔ جس جرح میں سبب نہ بیان کیا جائے، اسے جرح مبہم کہتے ہیں۔

---

❶ جرح وتعدیل سے مراد: روایت، عمل، بات یا کوئی واقعہ بیان کرنے والے راوی کی جانچ پڑتال کرنا۔ اس سے درست اور غلط، صحیح وضعیف کا علم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ﴾ [الحجرات: 6]

"اے مومنو! اگر کوئی گناہ گار تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کر لیا کرو ایسا نہ ہو کہ کسی قوم کو نادانی سے نقصان پہنچا دو۔ پھر تمھیں اپنے کیے پر نادم ہونا پڑے۔"

یہ فن امت محمدیہ کا خاصہ ہے۔ پہلی امتوں میں یہ فن موجود نہ تھا، اس لیے ان کی شریعتیں خالص نہ رہ سکیں۔ سچ اور جھوٹ کا ملغوبہ بن کر رہ گئیں۔ اسی فن کی بدولت شریعت محمدیہ ساڑھے چودہ سو سال کے بعد بھی اسی طرح محفوظ و مامون ہے جس طرح رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں تھی۔ اصطلاحاتِ حدیث، محدثین و ماہرین جرح وتعدیل کی رہنمائی کے لیے ہیں۔ اسی فن کی بدولت آج ہمارے پاس لاکھوں راویوں کا ڈیٹا محفوظ ہے، بلکہ ان کے متعلق اس دور کے علماء کی آراء بھی موجود ہیں۔ ان کی وجہ سے آج بھی کسی حدیث، قول یا رائے کو پرکھا جا سکتا ہے۔

❷ اس لیے کہ بعض اوقات کوئی شخص ایسی جرح کرتا ہے جو حقیقت میں جرح نہیں ہوتی یا اس عمل کا اس کے روایت کرنے سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ جیسا کہ امام بخاری کا مشہور واقعہ ہے کہ وہ کسی محدث سے ⇦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر یہ دونوں شرطیں یا ان میں سے کوئی ایک شرط نہ پائی جائے تو وہ جرح مردود ہے۔ مگر جس شخص کے بارے میں کسی قسم کی تعدیل نہ مل سکے، تو اس کے حق میں ایسی جرح کے اِہمال (ڈھیل) سے اِعمال بہتر ہے، ورنہ ایسا راوی ویسے ہی جہالت کی وجہ سے "مـــردود الروایہ" ہے۔

التعدیل: کسی راوی کی وہ صفات بیان کرنا جن کی بنا پر اس کی روایت مقبول بن سکے، اسے "التـوثـیـق" بھی کہتے ہیں۔ تعدیل کے قابلِ قبول ہونے کے لیے معدِّل کا اسباب جرح وتعدیل کا عالم، دیانت دار اور منصف ہونا شرط ہے۔

جب جرح مقبول اور تعدیل مقبول متعارض ہو جائیں تو اکثر ائمہ کے نزدیک جرح مقدم ہے۔ ❶

مراتب الجرح: شدت اور نرمی کے اعتبار سے جرح کے کئی مراتب ہیں۔ سب سے سخت جرح وہ ہے جو اسم تفضیل کے صیغہ سے یا ایسے لفظ سے آئے جو اسم تفضیل کا معنیٰ ادا کر سکے۔ جیسے "أکـذب الناس، إلیه المنتهی فـی الـوضع، هو رکن الکذب" وغیرہ۔ پھر وہ جرح جو مبالغہ کے صیغوں کے ساتھ ہو جیسے دَجَّـال، وَضَّـاع، کذّاب وغیرہ اور

⇦ ⇦ حدیث لینے کے لیے گئے تو دیکھا کہ وہ شیخ اپنا دامن پھیلا کر اپنی گھوڑی کو بلا رہا تھا۔ امام بخاری نے پوچھا آپ کے دامن میں کیا ہے؟ انہوں نے کہا کچھ نہیں بس گھوڑی کو بلانے کے لیے پھیلا رکھا ہے۔ امام بخاری یہ سوچ کر واپس آ گئے کہ جو گھوڑی کو دھوکہ دے سکتا ہے وہ مجھے حدیث میں بھی دھوکہ دے سکتا ہے، حالانکہ یہ عام روٹین کی بات ہے اور اس کا علم حدیث سے کوئی تعلق بھی نہیں ہے، لیکن امام بخاری نے احتیاط کے پیش نظر اس سے حدیث نہیں لی۔ [عزیز]

❶ اس کی وجہ یہ ہے کہ جرح کے لیے مفسر ہونا شرط ہے، لیکن تعدیل کے لیے مفسر ہونا شرط نہیں ہے۔ بلکہ جب تک کسی پر جرح ثابت نہ ہو جائے اسے عادل ہی مانا جائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب سے کم درجہ کی جرح وہ ہے جو ایسے الفاظ سے ہو جن سے معمولی کمزوری کا اظہار ہو۔ جیسے "لَیِّنٌ، سَیِّءُ الْحِفْظِ، فِیْهِ اَدْنٰی مَقَالٍ" اور ان مراتب کے درمیان اور بھی کئی مراتب ہیں جن کی تفصیل مطولات میں ہے۔

مراتب التعدیل: تعدیل کا سب سے اعلیٰ مرتبہ وہ ہے جو اسم تفضیل اور مبالغہ کے صیغوں کے ساتھ ہو۔ جیسے "أوثق الناس، أثبت الناس، إلیه المنتهی فی التثبت" وغیرہ۔ پھر وہ جس میں صفات قبول کو مکرر ذکر کیا گیا ہو جیسے "ثقة ثقة، ثبت ثبت، ثقة حافظ" وغیرہ۔ اور سب سے کمزور تعدیل وہ ہے جو ادنیٰ مراتب جرح کے قریب ہو۔ جیسے "شیخ، یُرْوٰی حَدِیْثُهٗ، یُعْتَبر به" وغیرہ اور اس میں بھی کئی درمیانی مراتب ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

التابع والشاهد والاعتبار ❶

التابع: وہ راوی جو کسی ایسے راوی کے موافق روایت کرے جس کے متعلق تفرد کا گمان کیا گیا تھا، بشرطیکہ ان دونوں کی روایت ایک ہی صحابی سے ہو [تو] اس موافقت کو "متابعت" کہتے ہیں۔ متابعت کی دو قسمیں ہیں:

(۱) **متابعت تامہ:** موافقت کرنے والا دوسرے راوی کے شیخ ہی سے روایت کرے۔ ❷

(۲) **متابعت قاصرہ:** موافقت کرنے والا دوسرے راوی کے شیخ سے نہیں بلکہ اوپر کے کسی راوی سے روایت کرے۔ ❸

الشاهد: اگر کسی حدیث پر غرابت کا گمان کیا گیا ہو اور کسی دوسرے صحابی سے اس کے موافق روایت مل جائے، تو اس دوسری روایت کو "شاهد" کہتے ہیں۔

---

❶ ایک روایت کے الفاظ یا معنی کو مختلف راوی روایت کریں تو ان کے باہمی تعلق کو تابع اور شاہد کہتے ہیں۔ تابع و شاہد سے روایات کی حیثیت بڑھ جاتی ہے۔ ضعیف، صحیح اور مردود، مقبول بن جاتی ہے۔ مثال کے طور پر ایک روایت کی ایک سند ہو تو اسے غریب کہتے ہیں، اگر اس کی دوسری سند مل جائے تو وہ عزیز بن جاتی ہے، یعنی اس کا درجہ غریب سے بڑھ جاتا ہے۔ حسن روایت متابعت یا شاھد ملنے سے صحیح لغیرہ بن جاتی ہے۔ اسی طرح ایک ضعیف سند والی حدیث کو دوسری سند مل جائے تو جمہور علماء کے ہاں بعض شروط کے ساتھ وہ حسن لغیرہ بن جاتی ہے۔

❷ یعنی راوی کے شیخ سے لے کر اوپر پوری سند ایک ہو۔

❸ مثلاً تبع تابعی یا تابعی سے اوپر تک سند ایک ہو۔ [تیسیر اردو: ۱۳۴]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعض علماء "متابعت" کا اطلاق موافقت لفظی پر کرتے ہیں خواہ دوسرے صحابی سے ہی کیوں نہ ہو اور "شاھد" کا اطلاق موافقت معنوی پر کرتے ہیں، خواہ ایک ہی صحابی سے کیوں نہ ہو۔ ❶

الاعتبار: کسی حدیث کے لیے کتب حدیث سے متابع اور شاھد تلاش کرنا۔ ❷

---

❶ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی ایک مثال بیان کی ہے جس میں شاہد اور تابع کی دونوں صورتیں آ گئی ہیں:

رَوَى الشَّافِعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ ، فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ ، وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِيْنَ .

[كتاب الام للشافعي ، كتاب الصيام الصغير :103/2]

یہ روایت صحیح بخاری (1907) میں ہے، اس میں عبداللہ بن سلمہ القعنبی نے متابعت تامہ کی ہے۔ صحیح ابن خزیمہ (1909) میں عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ..... الخ، کی سند سے روایت ہے، اس میں متابعت قاصرہ ہے، یعنی سند مختلف ہے۔ سنن نسائی (2124) میں یہی روایت عن عمرو بن دینار، عن ابن عباس..... الخ کی سند سے ہے، یہ مذکرہ حدیث کا شاہد ہے کیونکہ صحابی مختلف ہے۔

❷ یعنی تابع اور شاہد تلاش کرنے کے عمل کو اعتبار کہتے ہیں۔ [تیسیر اردو:۱۳۳]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

العالی والنازل

اگر ایک حدیث کی دو سندوں میں سے ایک سند کے واسطے دوسری سند کی نسبت کم ہوں تو کم واسطوں والی سند کو "العالی" اور زیادہ واسطوں والی کو "النازل" کہتے ہیں۔ ❶ اگر یہ کمی بیشی رسول اکرم ﷺ کی نسبت سے ہو تو اسے علو ونزول مطلق کہتے ہیں اور اگر کسی صاحب تصنیف یا صاحب صفاتِ عالیہ امام کی نسبت سے ہو تو اسے علو ونزول

❶ کم واسطوں والی سند کو عالی یعنی اعلیٰ ترین سند مانا جاتا ہے کیونکہ متکلم سے سامع تک رابطے جس قدر کم ہوں گے اتنا ہی وہ عیوب سے پاک ہوگی، مثلاً ایک شخص کسی سے براہ راست بات سنتا ہے، دوسرا کسی واسطے سے سنتا ہے تو یقیناً براہ راست سننے والے کی بات زیادہ قابل اعتماد ہوتی ہے، اسی طرح ایک شخص ایک واسطے سے، دوسرا شخص دو یا تین واسطوں سے بات سنتا ہے تو یقیناً چار واسطوں سے سننے والوں کی نسبت ایک یا دو واسطوں سے سننے والے کی بات زیادہ معتبر ہوگی۔ اس میں شک وشبہ کی گنجائش کم ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے صحابہ کرام اور تابعین عظام محض سند عالی تلاش کرنے کے لیے دور دراز کا سفر کرتے اور مشقتیں اٹھاتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد عالی سند کے لیے کوفہ سے چل کر مدینہ منورہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آتے تھے۔ [تیسیر اردو: ۱۷۱] ایک صحابی مدینہ منورہ سے مہینہ بھر کا سفر کر کے شام میں حضرت ابوذر سے ملنے تشریف لے گئے۔ اسی لیے امام احمد بن حنبل نے کہا: عالی اسناد کی تلاش میں سرگرداں رہنا اسلاف کی سنت ہے [تیسیر مصطلح الحدیث: ۱۷۱] امام بخاری نے اپنی صحیح میں عالی اسناد کا بطور خاص اہتمام کیا ہے۔

عالی سند افضل ہوتی ہے لیکن اگر نازل سند کسی اضافی فائدے پر مشتمل ہو تو پھر وہ اعلیٰ سمجھی جاتی ہے۔ [تیسیر: ۱۷۴] علماء حدیث نے عالی اسناد پر کتب تحریر کی ہیں جیسا کہ ثلاثیات بخاری اور ثلاثیات احمد بن حنبل وغیرہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نسبی کہتے ہیں۔ ❶

❶ علو ونزول مطلق کے لیے صحیح بخاری کی یہ مثال ملاحظہ فرمائیں:

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَيْرٌ مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ، أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ، حَدَّثَتْهُ ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ، أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: هُوَ صَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَيْسَ بِصَائِمٍ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ، فَشَرِبَهُ.

[صحيح البخاري: 1988]

''عرفہ کے دن لوگ رسول اللہ ﷺ کے روزے کے متعلق بحث کرنے لگے، بعض نے کہا کہ آپ ﷺ روزے سے ہیں، اور بعض نے کہا: آپ ﷺ بغیر روزے کے ہیں۔ (معلوم کرنے کے لیے) آپ ﷺ کی طرف دودھ کا پیالہ بھیجا تو آپ ﷺ نے اسے نوش فرما لیا (یعنی آپ ﷺ روزے سے نہیں تھے)۔''

مذکورہ حدیث دو سندوں سے بیان ہوئی ہے، درمیان میں جو 'ح' ہے، وہ تحویل السند کی علامت ہے، یعنی وہاں سے دوسری سند شروع ہوتی ہے۔ پہلی سند میں مسدد سے ام الفضل تک چھ راوی ہیں، جبکہ دوسری سند میں عبداللہ بن یوسف سے ام الفضل تک پانچ راوی ہیں۔ اس اعتبار سے یہ علو مطلق کی سند ہے۔

لیکن امام بخاری سے امام مالک تک دیکھیں تو پہلی سند میں امام بخاری سے امام مالک تک دو جبکہ دوسری سند میں ایک واسطہ ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کے استاذ امام ابونعیم فضل بن دکین رحمہ اللہ کی عالی سند سے مروی احادیث کا ایک مجموعہ امام ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ نے مرتب کیا ہے۔ جس کا اردو ترجمہ ''مسند فضل بن دکین'' کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علوّ کی ضمنی اصطلاحات

الموافقة: کسی مصنف کی روایت کو اس کے شیخ سے مصنف کے واسطہ سے نہیں بلکہ دوسرے طریق سے لینا۔ ❶

البدل: مصنف کی کسی روایت کو اس کے استاذ کے شیخ سے لینا۔ ❷

المساواة: کسی مصنف کی بیان کردہ روایت کو دوسری ایسی سند سے روایت کرنا جس کے واسطوں کی گنتی مصنف کی سند کے برابر ہو۔ ❸

المصافحة: کسی مصنف کی بیان کردہ روایت کو دوسری سند سے بیان کرنا جس کے واسطوں کی گنتی مصنف کے شاگرد کے واسطوں کے برابر ہو۔

---

❶ حافظ ابن حجر اس کی مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں: ''امام بخاری قتیبہ سے وہ امام مالک سے روایت کرتے ہیں، اب اگر ہم اس حدیث کو امام بخاری کی سند سے بیان کریں تو ہمارے اور قتیبہ کے درمیان آٹھ واسطے ہیں، اگر ہم اس حدیث کو امام بخاری کے استاذ ابو العباس السراج کے طریق سے بیان کریں تو ہمارے اور قتیبہ کے درمیان سات واسطے بنتے ہیں۔ تو ہمارے لیے امام بخاری کے ساتھ ان کے شیخ میں عالی سند کے ساتھ موافقت ثابت ہوگئی۔ [تیسیر اردو: 173 بحوالہ شرح نخبۃ الفکر: ۱۶]

❷ یعنی کسی مصنف کے شیخ الشیخ تک کم واسطوں والی سند کے ذریعے پہنچنا۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ مذکورہ بالا الموافقہ کی مثال کے برعکس ہمیں کوئی ایسی سند مل جائے جو امام بخاری کے شیخ الشیخ یعنی قتیبہ کی بجائے القعنبی عن مالک کے طریق سے پہنچتی ہے تو اس سند میں قعنبی قتیبہ کے بدل میں ہوں گے۔

[تیسیر اردو: 173 بحوالہ شرح نخبۃ الفکر: ۱۶]

❸ ایک حدیث امام بخاری نبی اکرم ﷺ سے پانچ واسطوں سے بیان کرتے ہیں، اگر اس حدیث کی مزید کوئی سند مل جاتی ہے اور اس کے راویوں کی تعداد بھی پانچ ہی ہو تو یہ سند امام بخاری کے مساوی ہوگی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اقسام تحمل الحدیث ❶

السماع من لفظ الشیخ: حدیث استاد کے منہ سے سننا۔

القراءۃ علی الشیخ: شاگرد کا استاد کے سامنے حدیث پڑھنا۔

الاجازۃ: شیخ کا اپنے شاگرد کو اپنی کل یا بعض مرویات روایت کرنے کی اجازت دینا۔

المکاتبۃ: شیخ کا اپنے تلمیذ کی طرف حدیث لکھ کر بھیجنا۔

المناولۃ: شیخ کا اپنے شاگرد کو کتاب دینا۔

الوجادۃ: شیخ کے خط سے لکھی ہوئی حدیث پالینا۔ ❷

الإعلام: محدث کا کسی کو بتانا کہ فلاں کتاب یا فلاں روایت میری مرویات سے ہے۔

الوصیۃ بالکتاب: محدث کا بوقت موت یا سفر اپنی کتابوں کے متعلق کسی شخص کے لیے وصیت کر جانا۔

آخری چاروں صورتوں میں روایات کے لیے اجازت شرط ہے۔

الاجازۃ العامۃ: محدث کا مُجاز لہٗ کی تعیین کے بغیر حدیث کی اجازت دینا۔ مثلاً کہہ دے کہ میں نے ان تمام لوگوں کو روایت کی اجازت دی جو میری زندگی میں

---

❶ تحمل کا معنی ہے کوئی چیز اٹھانا۔ تحمل الحدیث سے مراد ہے راوی کا اپنے استاذ سے حدیث لینا اور اسے آگے بیان کرنا۔ اس باب میں بیان کیا گیا ہے کہ راوی اپنے استاذ سے کن طریقوں سے حدیث حاصل کرتا ہے اور کن طریقوں سے آگے روایت کرتا ہے۔

❷ موجودہ دور میں ہم بازار سے شائع شدہ کتب خریدتے ہیں اور ان سے روایت اخذ کرتے اور آگے بیان کر دیتے ہیں، جب یہ یقین ہو کہ یہ کتاب واقعی فلاں مصنف کی ہے تو اس کا نام لے کر روایات کو بیان کرنا جائز ہے اور اسی کو 'وجادۃ' کہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیدا ہوئے۔ یا میں نے فلاں ملک کے لوگوں کو روایت کی اجازت دی۔ یا میں نے ان تمام لوگوں کو اجازت دی جو فلاں شخص کی نسل سے پیدا ہوں گے، وغیرہ۔

جمہور محدثین اس کو توسع غیر مرضی [یعنی ناپسندیدہ] سمجھتے ہیں۔

صِيَغُ الْأَدَاءِ

حدیث روایت کرنے کے آٹھ مرتبے ہیں:

1. سَمِعْتُ اور حَدَّثَنِيْ
2. اَخْبَرَنِيْ اور قَرَأْتُ عَلَيْهِ
3. قُرِئَ عَلَيْهِ وَ أَنَا اَسْمَعُ
4. اَنْبَأَنِيْ
5. نَاوَلَنِيْ
6. شَافَهَنِيْ یعنی بِالْإِجَازَةِ
7. كَتَبَ إِلَيَّ بِالْإِجَازَةِ
8. عن اور ایسے تمام صیغے جو سماع اور عدم سماع دونوں کے محتمل ہیں۔ ❶

---

❶ درج ذیل حدیث کے راویوں نے حدیث بیان کرتے ہوئے ادا کے مختلف صیغے استعمال کیے ہیں:

حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ سَالِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يُقْبَضُ الْعِلْمُ، وَيَظْهَرُ الْجَهْلُ وَالْفِتَنُ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ. [صحيح البخاري :85]

"نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علم قبض کرلیا جائے گا، جہالت اور فتنہ ظاہر ہوگا اور ہرج (قتل) عام ہوجائے گا۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اصطلاحات متفرقہ

مَنْ حَدَّثَ وَنَسِيَ : محدث کسی وقت ایک حدیث بیان کرتا ہے پھر وہ روایت اور اس روایت کا بیان کرنا اس کے ذہن سے اتر جاتا ہے، اس حد تک کہ جو لوگ اس سے سن چکے تھے، ان کے یاد دلانے پر بھی وہ روایت اسے یاد نہیں آتی۔ ❶

المزید فی متصل الاسانید: وہ راوی جو کسی سند میں دو راویوں کے درمیان بڑھا دیا

❶ امام ابوداؤد روایت کرتے ہیں:

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَبُو مُصْعَبٍ الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ.

''نبی اکرم ﷺ نے ایک تو گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ کیا۔''

مزید امام ابوداؤد فرماتے ہیں: عبدالعزیز بن محمد الدراوردی کہتے ہیں کہ یہ روایت ربیعہ نے سہیل بن ابی صالح سے ہمیں بیان کی، اس کے بعد میں سہیل سے ملا اور اس حدیث کی بابت پوچھا تو انہوں نے اس سے لاعلمی کا اظہار کیا۔ میں نے عرض کیا کہ ربیعہ نے یہ حدیث مجھے آپ کے واسطے سے بیان کی ہے۔ اس کے بعد سہیل یہ حدیث یوں بیان کرتے تھے:

"أَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ وَهُوَ عِنْدِي ثِقَةٌ أَنِّي حَدَّثْتُهُ إِيَّاهُ وَلَا أَحْفَظُهُ"

''میرے ہاں ثقہ راوی؛ ربیعہ نے مجھے بتایا کہ میں نے اسے یہ حدیث بیان کی تھی، جبکہ مجھے یاد نہیں۔''

اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک حادثے کے سبب سہیل کا حافظہ کمزور ہو گیا تھا اور وہ اپنی ہی بعض احادیث بھول گئے تھے۔ [سنن ابی داؤد:3610]

ایسے محدث سے وہی روایت کرنے والے اگر ثقات ہوں تو وہ روایت مقبول ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے، حالانکہ سند اس کے بغیر ہی متصل ہو۔ ❶

روایت الاقران: ایک راوی کا روایت کے متعلقہ امور (سن۔ ملاقات مشائخ وغیرہ) میں اپنے برابر کے راوی سے روایت لینا۔ ❷

المُدَبَّج: مذکورہ بالا صورت میں دونوں راویوں کا ایک دوسرے سے روایت لینا۔ ❸

❶ یہ صورت مرسل خفی کے برعکس ہے، صحیح مسلم میں ہے:

وحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ جَابِرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ وَاثِلَةَ، عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ، وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا. [صحيح مسلم:972]

جبکہ سنن ترمذی میں یہ روایت یوں ہے:

حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا. [سنن الترمذي:1050]

غور کریں دوسری سند میں بسر بن عبید اللہ اور واثلہ بن اسقع کے درمیان ابو ادریس کا اضافہ ہو گیا ہے، یہ حضرت عبداللہ بن مبارک کا وہم ہے۔ جبکہ عام آدمی سمجھے گا کہ پہلی روایت میں ایک راوی ناقص ہے حالانکہ دوسری روایت کی سند میں ایک راوی کا اضافہ ہے۔ جو کہ غلط ہے۔

❷ یعنی دو راوی ایک ہی عمر کے ہیں اور ایک ہی استاذ کے شاگرد ہیں، ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے روایت کر لیتا ہے جیسے سلمان التیمی اپنے ساتھی معمر سے روایت کرتا ہے۔

اس کا علم نہ ہو تو طالب علم جب دو راویوں کو ہم سن اور ہم استاذ دیکھتا ہے تو سمجھ لیتا ہے شائد سند میں اضافہ ہو گیا ہے۔

❸ جیسے صحابہ کرام، تابعین یا تبع تابعین کا ایک دوسرے سے روایت لینا۔ مثلاً حضرت ابو ہریرہ اور سیدہ عائشہ ایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں۔ اسی طرح تابعین میں سے امام زہری اور عمر بن عبدالعزیز ایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں۔ تبع تابعین میں امام مالک اور امام اوزاعی ایک دوسرے روایت کرتے ہیں۔ [تیسیر مصطلح الحدیث:180]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روایت الاکابر عن الاصاغر : بڑے طبقہ کے راوی کا چھوٹے طبقہ کے راوی سے روایت لینا۔ "روایة الآباء عن الابناء ❶، روایة الصحابة عن التابعین ❷ اور روایة الشیوخ عن التلامذہ" ❸ اسی باب سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور ان صورتوں کے برعکس یعنی "روایة الاصاغر عن الاکابر" اصل طریقہ مسلوکہ ہے۔ ❹

السابق و اللاحق: وہ دو راوی جو ایک ہی شیخ سے روایت کریں، لیکن ان دونوں کی موت کا درمیانی عرصہ خاصا لمبا ہو۔ بعض ایسے دو راویوں کی موت کا درمیانی وقفہ ایک سو پچاس سال تک پایا گیا ہے۔ ❺

---

❶ یعنی والد اپنے بیٹے سے روایت کرے۔ جیسا کہ وائل بن داؤد اپنے بیٹے بکر بن وائل سے روایت کرتے ہیں۔ [سنن أبی داود: 3744]

❷ یعنی صحابہ کسی تابعی سے روایت کرے۔ جیسے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ (صحابی) مروان بن الحکم (تابعی) سے روایت کرتے ہیں۔ [سنن النسائی: 3099]

❸ یعنی استاذ اپنے شاگرد سے روایت کرے۔ جیسا کہ امام یحییٰ بن سعید (تابعی) کا امام مالک (تبع تابعی) سے روایت کرنا۔

❹ یعنی اصل طریقہ تو یہی ہے کہ چھوٹے بڑوں سے روایت لیتے ہیں، لیکن کبھی کبھی بڑا چھوٹے سے بھی روایت کر لیتا ہے۔

❺ جب طالب علم دیکھتا ہے کہ ایک استاذ سے روایت کرنے والے شاگردوں میں بہت زیادہ فاصلہ ہے تو اول نظر میں اسے محسوس ہوتا ہے کہ یہاں درمیان میں کوئی راوی ساقط ہے، اس لیے حدیث کے طالب علم کو راویوں کی عمروں میں باہمی فرق کا بھی علم ہونا چاہیے۔ حافظ السِّلفی کے ایک شاگرد شیخ ابو علی الہروانی کی وفات سنہ ۵۰۰ کے آخر میں ہوئی جبکہ ان کے آخری شاگرد ابو القاسم عبدالرحمن بن مکی کی وفات سنہ ۶۵۰ میں ہوئی، اس طرح ان کے وفاتوں میں ایک سو پچاس سال کا فاصلہ ہے۔ امام بخاری (المتوفی ۲۵۶ھ) اور احمد بن محمد الخفاف نیساپوری (المتوفی ۳۶۵ھ) امام محمد بن اسحٰق السراج (المتوفی سنہ ۳۱۳ھ) کے شاگرد ہیں، اور دونوں کی وفات میں ۵۹ سال کا فاصلہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المسلسل: وہ حدیث ہے جس کی سند کے تمام راوی صیغۂ ادا میں یا کسی دوسری ایسی کیفیت میں جو روایت سے تعلق رکھتی ہو، متفق ہوں۔ ❶

المتفق والمفترق: وہ ایک سے زائد راوی جن کے اسماء بھی متفق ہوں اور ان کے آباء یا آباء کے ساتھ اجداد کے اسماء بھی متفق ہوں۔ ❷

المؤتلف والمختلف: وہ ایک سے زائد راوی جن کے اسماء صورتِ خطی میں تو ایک جیسے ہوں لیکن تلفظ میں مختلف ہوں۔ ❸

المتشابہ: وہ ایک سے زائد راوی جن کے اسماء متفق ہوں، لیکن ان کے آباء کے اسماء لکھنے میں متفق اور تلفظ میں مختلف ہوں۔ یا ان کے آباء کے اسماء تو متفق ہوں لیکن ان کے اپنے اسماء لکھنے میں متفق اور تلفظ میں مختلف ہوں۔ یا ان کے اپنے اور ان کے آباء کے اسماء متفق ہوں، لیکن ان کی نسبتوں میں اتفاق خطی اور اختلاف لفظی ہو۔ ❹

---

❶ مثلاً حدیث معاذ بن جبل کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا تھا: اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں، لہٰذا ہر نماز کے بعد یہ دعا کرنا مت چھوڑنا: اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ. [سنن أبي داود: 1522] چنانچہ اس حدیث کے تمام راوی ایک دوسرے کو یہ الفاظ: أنا أحبك فقل "میں تجھ سے محبت کرتا ہوں لہٰذا تو یہ کلمات پڑھا کر"۔ ذکر کر کے حدیث بیان کرتے ہیں۔ اس طرح یہ روایت مسلسل بالقول ہے۔ اس سے روایت کی مضبوطی اور راوی کے قوی حافظے کا علم ہوتا ہے۔ اس لیے اسے اضافی خوبی کے طور پر مختف بالقرائن میں شمار کیا جاتا ہے۔

❷ مثلاً عمر بن خطاب نام کے چھ اشخاص ہیں۔ الخلیل بن احمد، ایک ہی زمانے میں چھ اشخاص کا نام تھا۔

❸ یعنی راویوں کے نام، لقب، کنیتیں، نسب یا نسبتیں خط میں متفق ہوں لیکن تلفظ میں مختلف ہوں، جیسے سلام اور سلاّم ہے۔

❹ یعنی راویوں کے نام تلفظ اور خط میں متفق ہوں لیکن باپوں کے نام خط میں متفق لیکن تلفظ میں مختلف ہوں، یا اس کے برعکس ہو۔ جیسے محمد بن عقیل اور محمد بن عُقَیل۔ راویوں کے نام متفق ہیں، جبکہ باپوں کے نام میں فرق ہے، پہلا نام عین کے زبر اور قاف کے زیر کے ساتھ ہے، اور دوسرا نام عین کے پیش اور قاف کی زیر کے ساتھ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الروایة بالمعنی: کسی حدیث کے مسموعہ الفاظ "کُلًّا یا جـــزءًا" چھوڑ کر صرف اس کا معنیٰ اپنے الفاظ میں بیان کر دینا۔

جمہور ائمہ کے نزدیک روایت بالمعنیٰ اگرچہ اس شرط پر جائز ہے کہ راوی صاحب فہم اور نکتہ رس ہو اور الفاظ کی تبدیلی سے معانی پر واقع ہونے والے اثر کو سمجھتا ہو، لیکن فضیلت روایت باللفظ میں ہے۔ ❶

اختصار الحدیث: ایک طویل حدیث کا کچھ حصہ چھوڑ دینا۔

ائمہ حدیث کے نزدیک ایسا کرنا جائز ہے بشرطیکہ متروکہ حصہ چھوڑنے سے بقیہ حدیث کے مفہوم پر اثر نہ پڑے۔ اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں یا تو حدیث کا متروکہ حصہ بقیہ حدیث سے معنوی تعلق نہ رکھتا ہو، یا پھر بقیہ حدیث متروکہ حصہ پر دلالت رکھتی ہو۔ ❷

---

❶ منکرین حدیث نے روایت بالمعنیٰ کو حدیث کا نقص قرار دیا ہے جبکہ یہ فطرت ہے کہ انسان ہر شخص کی بات اس کے الفاظ اور اس کے انداز میں یاد نہیں رکھ سکتا۔ دنیا بھر کے ۹۹ فیصد معاملات روایت بالمعنیٰ سے چلتے ہیں، بلکہ قرآن مجید میں جتنے واقعات بیان ہوئے ہیں سب روایت بالمعنیٰ ہی ہیں۔ اسی لیے قرآن کی زبان میں بیان ہونے سے وہ معجزہ بن گئے ہیں حالانکہ پہلے ان کی زبان میں وہ معجزہ نہیں تھے۔ پھر قرآن مجید میں ایک ہی واقعہ مختلف مقامات پر مختلف الفاظ سے بیان ہوا ہے۔ ساری تشریحات، اختصارات اور تراجم بالمعنیٰ ہی ہوتے ہیں۔ محدثین کی مذکورہ بالا شروط کا خیال رکھا جائے تو روایت کے معنیٰ میں تبدیلی نہیں آتی۔ [عزیز]

❷ بعض احادیث میں ایک سے زائد مسائل ہوتے ہیں۔ اگر محدث ضرورت کے مطابق حدیث کا حصہ بیان کر دیتا ہے تو یہ جائز ہے۔ جیسا کہ بلوغ المرام میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے متعدد طویل احادیث میں سے محل استشہاد الفاظ کو ہی بیان کیا ہے باقی متن کو ذکر نہیں کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آداب الشیخ والسامع

شیخ اور تلمیذ دونوں کے لیے تصحیح نیت اور اخلاص شرط ہے۔ تعلیم اور تعلم کے سلسلہ میں اغراضِ دنیوی کو داخل نہ ہونے دیں اور اپنے آپ کو مکارمِ اخلاق سے مزین کریں۔

شیخ کے لیے ضروری ہے کہ جب لوگ اس کے علم کے محتاج ہوں تو تعلیم میں بخل سے کام نہ لے اور مجلس تحدیث میں باوقار ہو کر بیٹھے اور اپنے آپ کو حرکاتِ خفیفہ سے محفوظ رکھے ❶ اور کسی شخص کو کسی غرض فاسد کی بنا پر اپنے سے استفادہ کرنے سے نہ روکے۔ ❷ اگر اس کے شہر میں اس سے بڑا عالم موجود ہو تو تلامذہ کو اس سے استفادہ کی تلقین کرے ❸ اور جب بڑھاپے کی بنا پر یا کسی دوسرے عارضہ کے سبب تحدیث میں اوہام اور اغلاط کا خطرہ محسوس کرے تو تحدیث سے رک جائے۔ ❹

---

❶ امام مالک مجلس حدیث کے لیے تشریف لاتے تو نہا کر، دھلے کپڑے پہن کر، خوشبو لگا کر تشریف لاتے۔ ایک دن حدیث کا درس دے رہے تھے کہ طلبہ نے دیکھا کہ امام سخت تکلیف محسوس کر رہے ہیں، لیکن درس حدیث منقطع نہیں کیا، جب فارغ ہوئے تو فرمایا کہ بچے دیکھو کیا ہے؟ جب دیکھا تو بچھو نے جسم پر کوئی ستر جگہ پر ڈسا، لیکن آپ نے محض حدیث کے احترام میں درس کے آخر تک اسے برداشت کیا۔

❷ کسی طالب کے متعلق اسے علم بھی ہو کہ اس کی نیت دین حاصل کرنے کی نہیں ہے، وہ کسی دنیوی مقاصد کے لیے مجلس علمی میں بیٹھا ہے تو استاذ کو چاہیے کہ وہ اسے مجلس سے باہر نہ نکالے، وہ مجلس میں بیٹھتا رہے گا تو امید ہے اس کی نیت درست ہو جائے۔

❸ بہت سارے اساتذہ اور داعی لوگوں کو اپنی ذات سے جوڑنے کی کوشش کرتے ہیں، نتیجتاً نئے آنے والے لوگ اس کی ذات کے اسیر ہو جاتے ہیں اور وہ کسی بھی دوسرے عالم سے جڑ نہیں پاتے اور نہ اس سے استفادہ کر سکتے ہیں، اس طرح وہ دوسرے علماء کے علم سے محروم ہو جاتے ہیں۔

❹ امام ترمذی کے احوال میں لکھا ہے آخری عمر میں ان کی نظر ختم ہو گئی تھی، ایک سفر میں ایک جگہ رک ⇦ ⇦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور سامع کے لیے ضروری ہے کہ شیخ کا ادب واحترام کرتا رہے اور اسے استفادہ میں اس طرح تنگ نہ کرے کہ وہ افادہ سے اکتا جائے اور ساتھیوں سے اخلاص اور خیر خواہی کا برتاؤ کرے۔ حیا یا تکبر کی وجہ سے استفادہ سے محروم نہ رہے۔ اور ممکن حد تک اپنا وقت بحث و تکرار [مراجعہ] میں صَرف کرے۔ اس کے لیے بہت عمدہ کتاب ''زیور علم'' ناشر دار الطیب کا مطالعہ مفید ہوگا۔

سِنّ التحمّل والأداء ❶

اس بارے میں اصحاب الحدیث کے اقوال اگرچہ مختلف ہیں، لیکن صحیح یہی ہے کہ تحمل کے لیے صرف تمیز شرط ہے خواہ کسی عمر میں بھی حاصل ہو جائے۔ حتیٰ کہ ایک شخص اگر کفر کی حالت میں معلومات حاصل کرتا ہے تو اسلام لانے کے بعد اس کا ادا کرنا صحیح ہے بشرطیکہ عدالت اور ضبط رکھتا ہو۔ اور ادا کے لیے استعداد اور اہلیت شرط ہے، کسی عمر کی قید نہیں۔

⇦ کر فرمایا یہاں درخت ہوتا تھا، ساتھیوں نے کہا یہاں تو کوئی درخت نہیں ہے، تو آپ نے سمجھا کہ میرا حافظہ سلیم نہیں رہا، لہٰذا حدیث کا درس دینے سے انکار کر دیا۔ طلبہ قریبی گاؤں میں گئے اور لوگوں سے درخت کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے بتایا کہ پہلے یہاں درخت تھا، بعد میں اسے کاٹ دیا گیا تھا۔ تب امام ترمذی نے حدیث بیان کرنا شروع کیا۔

اسی طرح کا ایک واقعہ استاذ پنجاب حافظ عبد المنان وزیر آبادی رحمہ اللہ کے حوالے سے بھی بیان کیا جاتا ہے کہ وہ مادر زاد نابینا تھے، ایک مرتبہ طلبہ نے امتحان لینے کی غرض سے حضرت عائشہ سے ایک روایت کو ام سلمہ کی طرف منسوب کر دیا، آپ نے فوراً فرمایا یہ حدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں، طلبہ نے انکار کیا تو حافظ صاحب حدیث کا درس چھوڑ کر اپنے کمرے میں تشریف لے گئے اور رو رو کر دعا کرنے لگے: اے اللہ! پہلے تو نے مجھے آنکھوں سے محروم کیا تھا، اب حافظہ کی قوت بھی چھین لی ہے؟ اسی دوران آپ کو غنودگی آئی، خواب میں سیدہ عائشہ کی زیارت ہوئی، وہ فرما رہی تھیں بیٹا! پریشان نہ ہو، وہ حدیث میں نے ہی روایت کی ہے، آپ کے طلبہ صرف آپ کا امتحان لے رہے تھے۔ جب باہر تشریف لائے بالجزم فرمایا کہ وہ روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی ہے، طلبہ نے پوچھا کہ آپ کو کیسے خبر ہوئی؟ فرمایا: امی عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے مجھے خود بتایا ہے۔

❶ سن کا معنی عمر، تحمل کا معنی حدیث حاصل کرنا اور ادا کا معنی حدیث آگے بیان کرنا ہے۔ اس عنوان سے مراد کہ حدیث اخذ کرنے اور روایت کرنے کے لیے کتنی عمر ہونی چاہیے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتب احادیث کی اقسام

الجامع: جس کتاب میں اسلام سے متعلق ہر قسم کے مباحث موجود ہوں۔ خواہ ان کا تعلق عقائد سے ہو یا احکام سے، تاریخ سے ہو یا تفسیر سے، فتن سے ہو یا ملاحم سے یا بحث الفاظ سے، یا ان کے علاوہ جو مباحث بھی احادیث میں ملتے ہیں۔ جیسے امام بخاری رحمہ اللہ کی "الصحیح" اور امام ترمذی رحمہ اللہ کی "الجامع"۔

السُنن: جس کتاب میں احادیثِ احکام جمع کی گئی ہوں۔ ❶

المُسنَد: جس کتاب میں ہر ایک صحابی کی روایات علیحدہ علیحدہ جمع کی گئی ہوں یا کسی ایک صحابی یا کسی ایک جلیل القدر امام کی مرویات یکجا جمع کی گئی ہوں۔ جیسے امام احمد رحمہ اللہ کی "المُسنَد"

الجزء: جس کتاب میں کسی ایک مسئلہ یا ایک نوع کے مسائل پر احادیث جمع کی گئی ہوں جیسے امام بخاری کی "جزء رفع الیدین۔"

الاربعین: جس کتاب میں چالیس احادیث (ایک موضوع کی) جمع کر دی جائیں۔ ❷

المُستَخرَج: جس کتاب میں کسی ایک کتاب کی احادیث دوسری اسانید سے روایت کی جائیں۔ جیسے "مستخرج الاسماعیلی علی صحیح البخاری۔"

---

❶ مثلاً سنن أبی داؤد، سنن النسائی، سنن ابن ماجہ، سنن ترمذی۔ ان چاروں کو "سنن" بھی کہا جاتا ہے اور تعداد کے اعتبار سے "سنن اربعہ" بھی کہا جاتا ہے۔ البتہ ترمذی کو سنن کے علاوہ جامع بھی کہا جاتا ہے۔

❷ بے شمار علماء کرام نے مختلف موضوعات پر اربعین لکھی ہیں۔ البتہ سب سے زیادہ معروف کتاب جس میں اسلام کی بنیادی اور اصولی چالیس احادیث جمع کی گئی ہیں وہ 'اربعین النووی' ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المُستدرَك: جس کتاب میں کسی مصنف کی ملحوظہ شرائط کے مطابق ایسی صحیح احادیث جمع کی جائیں جو اس مصنف نے اپنی کتاب میں درج نہ کی ہوں۔ جیسے مستدرك حاكم۔ ❶

كتاب العلل: جس کتاب میں معلولہ احادیث، بیانِ علل کے ساتھ نقل کی گئی ہوں۔ ❷ جیسے امام احمد رحمہ اللہ کی کتاب "علل الحديث و معرفة الرجال."

الأطراف: جس کتاب میں احادیث کا ایک ایک ٹکڑا نقل کر کے ان کی اسانید جمع کی گئی ہوں یا ان کے مخرجین کا ذکر کیا گیا ہو، جیسے حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ کی "الإشراف على معرفة الاطراف". ❸

التخريج: جس کتاب میں کسی کتاب کی مرویات کی اسانید پر بحث کی گئی ہو۔ ❹

---

❶ پیچھے آپ پڑھ آئے ہیں کہ کسی مصنف کی شروط سے مراد اس کی بیان کردہ اسناد ہوتی ہیں۔ لہٰذا مستدرک کی اہم ترین شرط یہ ہے کہ اس کی سند کے رواۃ وہی ہوں جو اصل مصنف نے اپنی کتاب میں روایات بیان کی ہیں، یا ان اوصاف کے حامل ہوں۔

❷ علل الحدیث ایک باقاعدہ فن ہے، اس میں ان علتوں سے بحث کی جاتی ہے جو کسی حدیث کے ضعف کا سبب بنتی ہیں۔ لہٰذا ایسی کتب سے بعض احادیث میں پائی جانے والی مخفی علتوں کا پتہ چلتا ہے، مزید اس سے حدیث کی تحقیق کرنے کا طریقہ کار بھی معلوم ہوتا ہے۔

❸ مثلاً حدیث: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ۔ یہ ایک لمبی حدیث کا ایک حصہ ہے۔ اب 'اطراف الحدیث' کی کتب میں یہ ٹکڑا لکھا ہوتا ہے، آگے لکھا ہوتا ہے کہ یہ حدیث کہاں کہاں موجود ہے۔ کمپیوٹر آنے سے پہلے انہی کتب سے احادیث تلاش کی جاتی تھیں۔

❹ جیسے علامہ البانی کی کتاب ارواء الغلیل فی تخریج أحادیث منار السبیل وغیرہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضروری ہدایات

طالب حدیث کے لیے حدیث کے رواۃ سے متعلقہ حسب ذیل معلومات ضروری ہیں۔
رواۃ کے طبقات، تاریخ ہائے ولادت و وفات، اوطان و بلدان، اوقاتِ طلب، رحلات وغیرہ۔
ان معلومات کے بغیر اتصال و انقطاع اسانید میں بہت سی غلط فہمیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ اسی طرح رواۃ کے اسماء، نسب، القاب، کنی، نسبتیں اور ان کے اسباب و حقائق کا علم بھی ضروری ہے۔ کیونکہ ان چیزوں سے بے خبری کے باعث بہت ساری غلط فہمیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔

بعض اوقات ایک ہی شخص کے کئی القاب، کنی یا نسبتیں ہوتی ہیں۔ ❶ جن سے لاعلمی کی بناء پر وہم ہوتا ہے کہ یہ مختلف رواۃ ہیں یا کئی مختلف راویوں کا اسم یا لقب یا کنیت یا نسبت یا تمام چیزیں ایک ہی ہوتی ہیں، جس سے ان سب کے ایک ہونے کا گمان ہوتا ہے۔ ❷

بعض اوقات راوی کی کنیت اس کے باپ کے اسم کے، یا باپ کی کنیت راوی کے اپنے اسم کے موافق ہوتی ہے یا راوی کی کنیت اور اس کی بیوی کی کنیت ایک جیسی ہوتی ہے۔ ❸

بعض اوقات راوی کو یہی معاملہ اپنے شیخ سے پیش آ جاتا ہے یا راوی اور اس کے باپ

---

❶ جیسے معروف مفسر محمد السائب الکلبی ہیں، بعض نے اسے محمد بن بشر، بعض نے حماد بن السائب کے نام کے ساتھ ذکر کیا ہے، اسی طرح اس کی کنیت کہیں ابوالنضر، کہیں ابو ہشام اور کہیں ابوسعید آئی ہے۔

❷ جیسے خطیب بغدادی اپنی کتب میں ایک ہی راوی کو عبیداللہ بن ابی الفتح الفارسی، عبیداللہ بن احمد بن عثمانی الصیرفی اور ابوالقاسم الازھری کے ناموں سے بیان کرتے ہیں۔ [تیسیر مصطلح الحدیث: ۲۰۱]

❸ آج کل عربوں میں رواج ہے کہ وہ اپنے بڑے بیٹے کا نام باپ کے نام پر رکھتے ہیں، اسی پر اپنی کنیت رکھتے ہیں، اسی طرح رواۃ حدیث میں بعض اوقات ہوتا تھا، جیسے ابو اسحاق ابراہیم بن اسحاق ہیں، ابراہیم کے باپ کا نام اسحاق تھا اس نے اپنی کنیت بھی اسی نام سے رکھ لی۔ البتہ خاوند اور بیوی کی کنیت تو اکثر ایک ہی ہوتی ہے، جیسے ابوایوب انصاری اور ام ایوب وغیرہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یا ساتھ ہی دادا کا نام بھی ایک ہی ہوتا ہے،❶ یا راوی اور اس کے شیخ کا نام یا نام کے ساتھ نسبت بھی مشترک ہوتی ہے۔ ان تمام صورتوں میں ناواقفیت کی بناء پر غلط فہمی کا امکان موجود ہے، اس لیے ان تمام چیزوں کا جاننا ضروری ہے۔ اسی طرح "المتفق و المفترق، المؤتلف و المختلف و المتشابه" کا علم بھی اشد ضروری ہے۔❷

---

❶ مثلاً ایک سند ہے: عمران عن عمران عن عمران۔ اس میں پہلا عمران القصیر ہے، دوسرا ابو رجاء العطاردی ابن ملحان ہے اور تیسرا صحابی حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ہیں۔

❷ ان اصطلاحات کی تعریف اور تشریح اصطلاحات متفرقہ کے باب میں گزر چکی ہے۔

((وَلٰكِنْ هٰذَا آخِرُ مَا أَرَدْنَا تَحْرِيرَهُ مِنْ إِصْطِلَاحَاتِ الْمُحَدِّثِيْنَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ خُصُوْصًا عَلٰى خَيْرِهِمْ وَ سَيِّدِ الْأَوَّلِيْنَ وَ الْآخِرِيْنَ مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ.))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دار المصنفین کی دیگر علمی، دینی و درسی کتب

پنجاب یونیورسٹی (ایم اے اسلامیات) کا نصاب
برائے وفاق المدارس (الشہادۃ العالمیہ)

اسلام کا نظام اقتصاد

تالیف: ڈاکٹر خورشید علی مرتضیٰ طاہر
تنقید: پروفیسر عبدالرحمان الدھیانوی

پنجاب یونیورسٹی (ایم اے اسلامیات) کا نصاب
برائے وفاق المدارس (الشہادۃ العالمیہ)

اسلام کا نظام سیاست

تالیف: ڈاکٹر خورشید علی مرتضیٰ طاہر
تنقید: پروفیسر عبدالرحمان الدھیانوی

پنجاب یونیورسٹی (ایم اے اسلامیات) کا نصاب
برائے وفاق المدارس (الشہادۃ العالمیہ)

تقابل ادیان عالم

تالیف: ڈاکٹر خورشید علی مرتضیٰ طاہر
تنقید: پروفیسر عبدالرحمان الدھیانوی

فتح القدیر

الجامع بین فنی الروایۃ والدرایۃ من علم التفسیر

تالیف: امام محمد بن علی بن محمد الشوکانی
طبع ہذا: الدکتور عبدالرحمن عمیرہ
تحقیق و تعلیق: علی مرتضیٰ ظاہر

حصن المسلم

من اذکار الکتاب والسنۃ مع بیان مواضع بعضھا من بعض

تالیف: الشیخ سعید بن علی بن وھف القحطانی
ترجمہ: حافظ فیض اللہ ناصر

فقہ السنہ

• الایمان • النذر • الاطعمۃ
• الذکاۃ الشرعیۃ • الاضحیۃ • العقیقۃ

تالیف: فضیلۃ الشیخ سید سابق مصری
تحقیق: علی مرتضیٰ طاہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

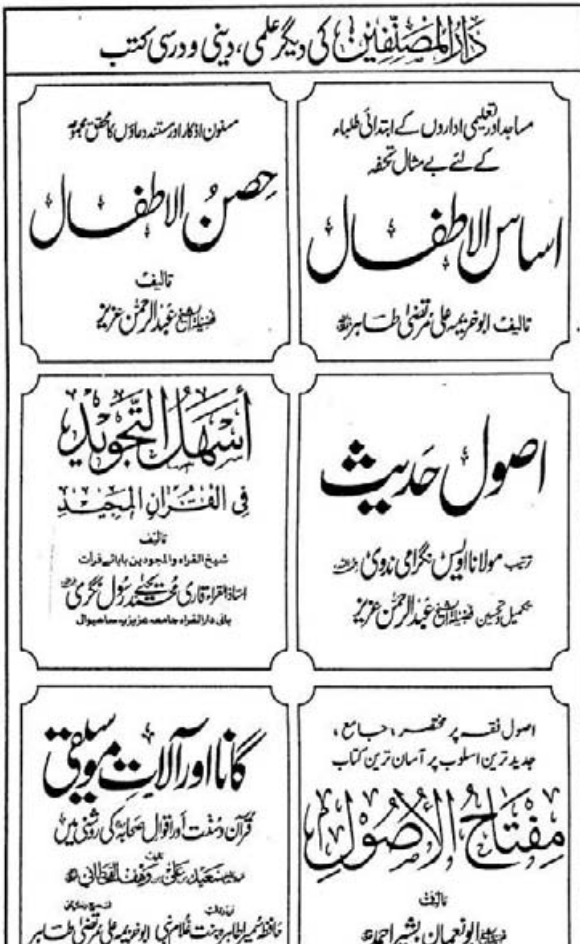
دار المصنفین کی دیگر علمی، دینی و درسی کتب
مساجد اور تعلیمی اداروں کے ابتدائی طلباء
کے لئے بے مثال تحفہ
اساس الاطفال
تالیف ابو خدیجہ علی مرتضیٰ طاہر
مسنون الاذکار اور مستند دعاؤں کا محقق مجموعہ
حصن الاطفال
تالیف
فضیلۃ الشیخ عبد الرحمن عزیز
اصول حدیث
ترتیب مولانا اویس بگرامی ندوی
تکمیل و تحسین فضیلۃ الشیخ عبد الرحمن عزیز
أسهل التجويد
فِي القرآن المجيد
تالیف
شیخ القراء والمجودین بالباکستان
استاذ القراء قاری محمد یحیی رسول نگری
بانی دار القراء جامعہ عزیزیہ ساہیوال
اصول فقہ پر مختصر، جامع،
جدید ترین اسلوب پر آسان ترین کتاب
مفتاح الأصول
تالیف
فضیلۃ الشیخ ابو نعمان بشیر احمد
گانا اور آلاتِ موسیقی
قرآن و سنت اور اقوال صحابہ کی روشنی میں
تالیف
فضیلۃ الشیخ عبد السلام بن محمد آل عبد الکریم
ترجمہ
حافظ ضیاء اللہ بن رحمت اللہ مدنی
تسہیل و تحشیہ
ابو خدیجہ علی مرتضیٰ طاہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

دارالمصنفین کی کتب

Designed By: عبدالوہاب 0307-4122161

G/F-3 ہادیہ علیہ سینٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
0308-4131740 0300-4262092
Facebook/Dar-ul-Musannifeen
darulmusannifeen@gmail.com

1234567198

دارالمصنفین
پبلشرز اینڈ بک سٹور